سدابہار مزاحیہ شاعری

انتخاب: ارشد ملک

بھینس رکھنے کا تکلف ہم سے ہو سکتا نہیں
ہم نے سوکھے دودھ کا ڈبا جو ہے رکھا ہوا
گھر میں رکھیں غیر محرم کو ملازم کس لئے
کام کرنے کے لئے ابا جو ہے رکھا ہوا

------انور مسعود------

ادھر ناکے پہ ناکا چل رہا ہے
ادھر ڈاکے پہ ڈاکا چل رہا ہے
ادھر منصوبہ بندی کے ہیں چرچے
ادھر کاکے پہ کاکا چل رہا ہے

------ڈاکٹر انعام الحق جاوید------

بے فضول سی گل پر اڑ کر تے رہے
ویہڑے اندر دھپ میں تڑ کر تے رہے
راتیں ڈاکو پنڈ میں ہونجا پھیر گئے
پہرے والے ڈنڈا پھڑ کے تے رہے
اس کے گنجے گھونے سر کی یاد میں ہم
رنگلے پلنگ کا پاوا پھڑ کر تے رہے
بیگم سے ڈر کر بھاگے تو دو دن تک
ابے کے کمرے میں وڑ کے تے رہے

------خالد مسعود خان------

سدابہار مزاحیہ شاعری

(انتخاب)

ارشد ملک

Rehmat Abad Sargodha Road Gujrat.
Books Lover's Library
Book No: ________
Incharge: Ahmad Raza Cell:

رُمیل ہاؤس آف پبلی کیشنز

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	سدابہار مزاحیہ شاعری
انتخاب	:	ارشد ملک
کمپوزنگ	:	میٹرکس کمپوزرز
تعداد کتب	:	1000
اشاعت دوم	:	ستمبر 2007ء
مطبع	:	نیو آرٹ مین پرنٹرز

Rs. ~~120~~.00

Rs : 75-80

رُمیل ہاؤس آف پبلی کیشنز

اقبال مارکیٹ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی PH:051 - 5551519

ڈسٹری بیوٹرز / اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک اقبال روڈ راولپنڈی فون 051-5531610

معیاری اور خوبصورت کتاب چھپوانے کیلئے رابطہ کریں: ارشد ملک (0333-5125579)

Marfat.com

انتساب

طنز و مزاح کے صاحبِ طرز شاعر

سرفراز شاہد

کے نام

❖

ہے میزبانی کا یہ تقاضا کہ آئے مہماں تو مسکرا دو
مگر طبیعت یہ چاہتی ہے گلے ملو اور گلا دبا دو

Marfat.com

سدا بہار مزاحیہ شاعری

1. بنتن	انور مسعود	9
2. ہکلی غزل	انور مسعود	11
3. تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	انور مسعود	12
4. بجٹ میں نے دیکھے ہیں سارے ترے	انور مسعود	14
5. قطعات	انور مسعود	16
6. قطعات	انور مسعود	17
7. قطعات	انور مسعود	18
8. قطعات	انور مسعود	19
9. رب نہ دکھائے	انور مسعود	20
10. طے ہو گیا ہے مسئلہ جب انتساب کا	انور مسعود	21
11. ہکلی غزل	عنایت علی خان	22
12. ابھی زیرِ غور ہے	عنایت علی خان	23
13. مجبور ہے جوانی تا اطلاعِ ثانی	عنایت علی خان	24
14. قطعات	عنایت علی خان	25
15. کیسے آئے اُسے کپاس پسند	سرفراز شاہد	26
16. در آئی ہیں جس دن سے خواتین ادب میں	سرفراز شاہد	27
17. جب سے عینک لگی نظر والی	سرفراز شاہد	28
18. الیکشن کے امیدوار کی دعا	سرفراز شاہد	29
19. زمانے میں وہی مقبول ڈپلومیٹ ہوتا ہے	سرفراز شاہد	30
20. ہما خانم	انعام الحق جاوید	31
21. دیکھتے ہیں	انعام الحق جاوید	33
22. قطعات	انعام الحق جاوید	34
23. قطعات	انعام الحق جاوید	36
24. قطعات	انعام الحق جاوید	37
25. عرض کیا ہے	انعام الحق جاوید	38
26. دفتری کارکردگی	انعام الحق جاوید	39
27. دلِ مرحوم کو بھولی کہانی یاد آتی ہے	محمد طٰہٰ خان	40
28. غالب اور غالبین	محمد طٰہٰ خان	42
29. لڑی اس ٹھاٹ سے منکوحہ کافریاں میری	محمد طٰہٰ خان	44
30. ایک صاحب اُڑتی چڑیا کے گنا کرتے تھے پر	محمد طٰہٰ خان	45

Marfat.com

31. شوہر کا ایمان خدا ہی جانتا ہے	اطہر شاہ خان جیدی	47
32. عجب سرور شراب طہور میں اتکا	اطہر شاہ خان جیدی	48
33. تمہارے پھپھا وہ گنجے والے.......	خالد مسعود خان	49
34. سحر دوپہرے سب سے چھپ کر.....	خالد مسعود خان	50
35. قطعات	خالد مسعود خان	51
36. کئی ڈشیں وہ پکاتی ہیں اپنی ماں کے لیے	نسیم سحر	52
37. یہ سیکرٹ بھی مجھے راز داں سے ملتا ہے	نسیم سحر	53
38. کوئی بیگم کی ہو پیدا رقیبہ	نسیم سحر	54
39. وہ تھا چپڑاسی، مگر دیکھا تو افسر سا لگا	بیدل جونپوری	55
40. کہا تھو نے میں کمزور ہوں بیمار رہتا ہوں	حکیم غلام نبی	56
42. ہڑتال	خالد عرفان	57
43. قطعات	خالد عرفان	58
44. ورلڈ کپ کے بعد	خاور نقوی	59
45. قطعات	خاور نقوی	60
46. چند ساعت چاہے کوئی آن ہونا چاہیے	خاور نقوی	61
47. بیوی کے حضور	روحی کنجاہی	62
48. قطعات	رئیس امروہوی	63
49. مولویوں کا شغل تکفیر	شبلی نعمانی	64
50. ضرب جب دے دیا لمبائی میں چوڑائی کا	ظریف جبلپوری	65
51. صلہ آئینہ رو بھی صورت جام لیتے ہیں	ظریف لکھنوی	66
52. رانگ نمبر	علامہ پاکٹ مار	67
53. میوزک ڈائریکٹر	قتیل شفائی	69
54. قطعات	قتیل شفائی	70
55. قطعات	قتیل شفائی	71
56. من کہ منسٹر	مجید لاہوری	72
57. قطعات	محبوب عزمی	74
58. شادی سے پہلے اور شادی کے بعد	محمود سرحدی	75
59. قطعات	محمود سرحدی	76
60. بغیر سوچے بغیر سمجھے	مشکور حسین یاد	77
61. گدھوں کی مدح میں	مشکور حسین یاد	78
62. ستاسی، اٹھاسی	شاہدہ ناز	79
63. اک نوٹ بھی وہ لینے نہ پائے اُٹھا کے ہاتھ	مرزا عاصی اختر	81

Marfat.com

64. کام کسی کا ہوتا ہے	شہاب ظفر	82
65. میرے تکیوں پر لکھے ہوئے اشعار	راجہ مہدی علی خان	83
66. چار بجے	راجہ مہدی علی خان	84
67. ایک چہلم	راجہ مہدی علی خان	85
68. حسن کی دیوی	نوید ظفر کیانی	87
69. ہیکر	نوید ظفر کیانی	90
70. نیند پر نہ مار شبخوں یار آدھی رات کو	نوید ظفر کیانی	92
71. تیرے لبوں پہ کینسر کی چرچل کی بات ہے	نوید ظفر کیانی	94
72. نہ پوچھ کیسا محبت میں میرا فیٹ ہوا	نوید ظفر کیانی	95
73. میں روز کہتا ہوں حال پوچھوں گا آج اُن کا	نوید ظفر کیانی	96
74. بابو کو جب مال نہ دے	نوید ظفر کیانی	98
75. مجھ کو مت داخل کرا اے یار جنرل وارڈ میں	نیاز سواتی	99
76. بے ہنر لوگوں میں اظہار ہنر مہنگا پڑا	نیاز سواتی	100
77. گھر میں دل لگتا نہیں جب گھر میں گھر والی نہ ہو	نیاز سواتی	101
78. قطعات	نیاز سواتی	102
79. قطعات	مجذوب چشتی	104
80. میں شکار ہوں کسی اور کا مجھے مارتا کوئی اور ہے	ضیاء الحق قاسمی	107
81. میری نظروں میں کوئی جچتا نہ تھا	ضیاء الحق قاسمی	108
82. بڑی دیر کی مہرباں آتے آتے	ضیاء الحق قاسمی	109
83. قطعات	ضیاء الحق قاسمی	111
84. نمکین اشعار	ضیاء الحق قاسمی	112
85. مشکل کا حل	بلبل کاشمیری	113
86. بس گئے انگلینڈ میں جو لوگ، گھر جائیں گے کیا؟	بلبل کاشمیری	114
87. قطعات	عطاء الحق کاظمی	115
88. ڈاکٹر صاحب	فدائی	116
89. قطعات	راغب مرادآبادی	118
90. شیخ کو یہ الجھن ہے زیادہ	سید ضمیر جعفری	119
91. میری بیوی قبر میں لیٹی ہے جس ہنگام سے	سید ضمیر جعفری	120
92. کھڑے تھے ایک برخوردار کل نزدیک ریگل کے	دلاور فگار	121
93. دین آدھا رہ گیا، ایمان آدھا رہ گیا	دلاور فگار	122
94. دل اُسے دیکھ کے حیران بھی ہوسکتا ہے	عزیز احمد	123
95. کبھی تم چیک پہ تھوڑا سا لکھا تبدیل کر لیتے	خاوری	125

Marfat.com

96. شاعری سب کو مری بھائی۔ ہت	خاوری	126
97. ہوگا	ہری چند اختر	127
98. اُجڑے سے سرکار دکھائی دیتے ہیں	شکیل عادل	128
99. تمہارے جمپروں پر، ساڑھیوں پر اور غراروں پر	ارشد میر	129
100. ظفر کے مقابل کھڑا تھا جو گایا	استاد امام دین گجراتی	130
101. ڈرائی کلین	اطہر راز	131
102. رائٹ ان اُردو	افتخار اجمل شاہین	132
103. دل تنگ ہے دلدار کرایہ کے مکاں میں	شکیل عادل	133
104. کچھ عرض کر دیا ہے کچھ عرض پھر کروں گا	امیر الاسلام ہاشمی	135
105. اس کی دہلیز پہ جب بھی کوئی مہمان چڑھا	انور بریلوی	136
106. مرے ایمان پر گہری نظر ہے	اقبال شانہ	137
107. نہ خوف برق نہ خوف شرر لگے ہیں مجھے	بازغ بہاری	138
108. جبکہ تہذیب سے انجان ہوا کرتے تھے	باقر وسیم قاضی	139
109. جب فدائے چہرہ گلنار ہو جائیں گے ہم	باقر وسیم قاضی	140
110. ایک شاعر نے غزل بھیجی کسی اخبار میں	پاپولر میرٹھی	142
111. ہے حصول زر کی خاطر مارا ماری آج کل	ثمینہ نعیم	143
112. پہلے پہلے عشق کا یہ تجربہ مہنگا پڑا	ثمینہ نعیم	145
113. جیب میں رکھ لی	جوہر سیوانی	146
114. نو پرابلم	حکیم راغب مراد آبادی	147
115. قطعہ	حکیم غلام نبی حکیم	148
116. کتنے چالاک ہیں داماد بنانے والے	خان غازی پوری	149
117. کالا تل نسواری آنکھیں	نذیر جالندھری	150
118. بڑھی جا رہی ہے گرانی بزرگو	ڈاکٹر اسامہ منیر	151
119. پھر بھی اس نے کھڑکی سے منہ گندا ہوتا ہے	ڈاکٹر اسامہ منیر	152
120. اس کا ابا ہی پہلوان تھا اچھا خاصا	ڈاکٹر اسامہ منیر	153
121. بی رقصم	رشید عبد السمیع جلیل	154
122. شامیانہ چاہیے	شاہینہ خان	155
123. بلو کے گھر جانا ہے	عبداللہ یزدانی	156
124. شاعری کے وار سے ہشیار رہنا چاہیے	ظفر اقبال	157
125. ملتا نہیں گلی میں کوئی ''کاک'' ان دنوں	عبدالحکیم ناصف	158
126. لکھا ربہ رسالو نے یہ اک دن سالا بن کو	چراغ حسن حسرت	159
127. باقی سب خیریت ہے	ممتاز راشد	160

Marfat.com

بنین

بنین لین جاندے او
بنین لے کے آندے او
پاندے او تے پیندی نئیں
پَے جائے تے لہندی نئیں
لہہ جائے تے دوجی واری پان جوگی رہندی نئیں
بنین میں دیاں گا
پاؤ گے تے پَے جائے
لاہو گے تے لہہ جائے
لہہ جائے تے دوجی واری پان جوگی رہ جائے
بنین میری ودھیا

Marfat.com

بنین میری ٹاپ دی
وَڈّیاں نُوں پُوری آوے نِکّیاں دے ناپ دی
چیز ہوئے اصلی تے مونہوں پئی بولدی
دُھپ نالوں گوری لگے رسّی اُتے ڈولدی
جنّے وَرہے چاہو تُسی ایس نُوں ہنڈا لئو
فیر بھانویں بچّیاں دا جانگیا بنا لئو

انور مسعود

Marfat.com

ک ک کیا گلہ ز ز زندگی جو صعوبتوں کا سفر ہوئی
غ غ غم نہیں تہہِ آسماں ج ج جس طرح بھی بسر ہوئی

د د درد ناک غضب کی تھی ، د د داستانِ الم مری
ک ک کوئی بھی تو نہ تھا وہاں ج ج جس کی آنکھ نہ تر ہوئی

چ چ چپکے چلا گیا چ چ چشمِ ناز سے سلسلہ
نہ کسی کو بھی کسی بات کی ک ک کانوں کان خبر ہوئی

ر ر روشنی بھی ذرا ذرا ت ت تیرگی بھی ذرا ذرا
ک ک کچھ بھی مجھ کو خبر نہیں ش ش شام ہے کہ سحر ہوئی

ہے نمود فصل بہار کی ج ج جا بجا م م مختلف
ل ل لال چہرۂ گل ہوا س س سبز شاخِ شجر ہوئی

غ غ غیر کو بھی وہی بلا ، جو ترا نصیب تھا انورا
ی ی یار کی نظرِ کرم نہ اِدھر ہوئی نہ اُدھر ہوئی

انور مسعود

Marfat.com

○

تم بھول گئے شاید

وہ جو دودھ شہد کی کھیر تھی
وہ جو نرم مثلِ حریر تھی
وہ جو آملے کا اچار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جو ہرن کے سیخ کباب تھے
وہ جو آپ اپنا جواب تھے
وہ جو کوئٹے کا انار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

Marfat.com

وہ جو سیب زینتِ باغ تھے
وہ جو شاخ شاخ چراغ تھے
وہ جو آلوؤں کو بخار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ رقیب کے جو بغیر تھی
وہ جو چاند رات کی سیر تھی
وہ جو عہدِ فصلِ بہار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

انور مسعود

○

بجٹ میں نے دیکھے ہیں سارے ترے
انوکھے انوکھے خسارے ترے

اللے تللے اُدھارے ترے
بھلا کون قرضے اُتارے ترے

گرانی کی سوغات حاصل مرا
محاصل ترے گوشوارے ترے

مشیروں کا جمگھٹ سلامت رہے
بہت کام جس نے سنوارے ترے

مری سادہ لوحی سمجھتی نہیں
حسابی کتابی اشارے ترے

Marfat.com

کئی اصطلاحوں میں گوندھے ہوئے
کنائے ترے استعارے ترے

تُو اربوں کی کھربوں کی باتیں کرے
عدد کون اتنے شمارے ترے

تجھے کچھ غریبوں کی پروا نہیں
وڈیرے ہیں پیارے دُلارے ترے

اِدھر سے لیا کچھ اُدھر سے لیا
یونہی چل رہے ہیں ادارے ترے

انور مسعود

Marfat.com

رابطہ

کتاب سے ہے عزیزوں کا رابطہ قائم
وہ اس سے اب بھی بہت فائدہ اٹھاتے ہیں
کبھی کلاس میں آتے تھے ساتھ لے کے اسے
اب امتحان کے کمرے میں لے کے جاتے ہیں

یادش بخیر

گزرا ہوں اس گلی سے تو پھر یاد آ گیا
اس کا وہ التفات عجب التفات تھا
رنگین ہو گیا تھا بہت ہی معاملہ
پھینکا جو اس نے پھول تو گملا بھی ساتھ تھا

وکیل

قبضہ دلا دیا مجھے میرے مکان کا
میرے جو ہیں وکیل عدیم النظیر ہیں
فیس ان کی پوچھتے ہو تو اب اس مکان میں
خود حضرتِ وکیل رہائش پذیر ہیں

انور مسعود

Marfat.com

تازہ خبر

جائیں گے قافلے بھی بہر طور اسی طرف
اور ان کے ساتھ ساتھ لٹیرے بھی جائیں گے
انور خدا کرے کہ یہ سچی نہ ہو خبر
اکیسویں صدی میں وڈیرے بھی جائیں گے

فاعتبروایااولی الابصار

کس طرح کا احساسِ زیاں ہے جو ہوا گم
کس طرح کا احساسِ زیاں ہے جو بچا ہے
ملک آدھا گیا ہاتھ سے اور چپ سی لگی ہے
اک لونگ گواچا ہے تو کیا شور مچا ہے

احتیاط

لوگ تو رہتے ہیں ہر لحہ ٹوہ میں ایسی باتوں کی
پیار محبت کے ہیں دشمن دل کے ایسے کالے ہیں
دیکھئے کچھ محتاط ہی رہئے اس جاسوس زمانے میں
میں بھی بچوں والی ہوں اور آپ بھی بچوں والے ہیں

انور مسعود

Marfat.com

○

امریکی منطق

کس میں جرأت ہے کہ پوچھے ہم سے حملے کا جواز
بس مفاد اپنا ہمیں منظور ہے اس کھیل میں
کتنے پانی میں ہے کوئی یہ نہیں ہم دیکھتے
دیکھتے ہیں صرف یہ، ہے کون کتنے تیل میں

الیکشن ۲۰۰۲ء

ٹھیک ہے جیسا الیکشن ہو گیا ہے، ٹھیک ہے
ہاں مگر تشویش لاحق ہے ذرا اس باب میں
مجھ کو لگتا ہے یہ خاصا غیر فطری فاصلہ
مولوی سرحد میں ہیں لوٹے مگر پنجاب میں

چالان

آپ بے جرم یقیناً ہیں مگر یہ فدوی
آج اس کام پہ معمور بھی مجبور بھی ہے
عید کا روز ہے کچھ آپ کو دینا ہوگا
رسمِ دُنیا بھی ہے، موقع بھی ہے، دستور بھی ہے

انور مسعود

لاثانی زنانی

اپنی زوجہ کے تعارف میں کہا اک شخص نے
دل سے ان کا معترف ہوں میں زبانی ہی نہیں
چائے بھی اچھی بناتی ہے میری بیگم مگر
منہ بنانے میں تو ان کا کوئی بھی ثانی نہیں

میزبان

اک ٹریفک انسپکٹر اس طرح گویا ہوا
کثرتِ خوراک سے کچھ اور برکت ہو گئی
توند میری ہو گئی ہے میز کی صورت دراز
اور بھی چالان لکھنے کی سہولت ہو گئی

پدر تمام کند

بھینس رکھنے کا تکلف ہم سے ہو سکتا نہیں
ہم نے سوکھے دودھ کا ڈبا جو ہے رکھا ہوا
گھر میں رکھیں غیر محرم کو ملازم کس لیے
کام کرنے کے لیے ابا جو ہے رکھا ہوا

انور مسعود

○

رب نہ دکھائے

توبہ توبہ
ننگا پنڈا
ننگا سینہ
بڑا کمینہ
ڈش انٹینا

انور مسعود

Marfat.com

○

طے ہو گیا ہے مسئلہ جب انتساب کا
اب یہ بھی کوئی کام ہے لکھنا کتاب کا

کھایا ہے سیر ہو کے خیالی پلاؤ آج
پانی پھر اس کے بعد پیا ہے سراب کا

دیکھی ہے ایک فلم پرانی تو یوں لگا
جیسے کہ کوئی کام کیا ہے ثواب کا

شوگر نہ ہو کسی بھی مسلماں کو اے خدا
مشکل سا اک سوال ہے یہ بھی حساب کا

انور مری نظر کو یہ کس کی نظر لگی
گوبھی کا پھول مجھ کو لگے ہے گلاب کا

انور مسعود

Marfat.com

ہکلی غزل

ب ب بزم میں ر رات بھر، غ غ غزل سنا تے تے رہیں
گھ گھ گھر میں سب بھو بھو بھوک سے ب ب بلبلا تے تے رہیں

ح ح حضرتِ شے شے شیخ کو ہو ہوا ہے کیا دو دو دوستو
ہا ہا ہر جگہ خوا خوا خوامخواہ ، ٹا ٹا ٹانگ اڑا تے تے رہیں

دو دو دوستو ب بڑے ہی یہ حو حوصلے کی با باتِ ہے
غ غ غم اُٹھاتے تے رہیں مو مو مسکراتے تے رہیں

ما مجھے گرین کا کارڈ کی للا لڑکیاں ما ما مل گئیں
قے قے قیس اور کوہکن خ خ خاک اُڑاتے تے رہیں

ہا ہا ہاکلی یہ میری غزل ن ن نطق کا ج ج جال ہے
قا قا قافیے را ردیف جس میں پھ پھڑ پھڑاتے تے رہیں

عنایت علی خان

Marfat.com

○

بہبودیء عوام ابھی زیرِ غور ہے
یعنی ہر ایک کام ابھی زیرِ غور ہے
بلقیس کے خصم کو ترقی بھی مل گئی
میرے میاں کا نام ابھی زیرِ غور ہے
نو سال قبل ہم نے کیا تھا انہیں سلام
"وعلیکم السلام" ابھی زیرِ غور ہے
چھ ماہ سے مریض کی حالت تباہ ہے
نزلہ ہے یا زکام ابھی زیرِ غور ہے
میں نے کہا کہ دادِ سخن دیجئے حضور
بولے ترا کلام ابھی زیرِ غور ہے
"پی اے" بنالیا ہے "پیا" سے غریب کو
اس سے بھی نیچ کام ابھی زیرِ غور ہے
کہنے لگے عنایتِ عجلت پسند سے
بھیا تمہارا کام ابھی زیرِ غور ہے

عنایت علی خان

مجبور ہے جوانی تا اطلاعِ ثانی
تشنہ ہے ہر کہانی تا اطلاعِ ثانی

واں جاؤں بھی تو اس سے باتیں نہ ہو سکیں گی
بیٹھی ہے اس کی نانی تا اطلاعِ ثانی

پہلے تھی "بیبیوں" پر فی الحال ہے "میاں" پر
بابا کی مہربانی تا اطلاعِ ثانی

ڈیڈی کو لے کے لیلیٰ خود اس کے گھر گئی تھی
مجنوں کی ماں نہ مانی تا اطلاعِ ثانی

اب تیس سے نکل کر نوے کو چھو رہی ہے
دو دن کی زندگانی تا اطلاعِ ثانی

تھرپارکر سے میرے اک دوست نے لکھا ہے
زندہ ہوں یار جانی تا اطلاعِ ثانی

فرہاد نے کہا یہ شریں سے میرے دل پر
ہے تیری حکمرانی تا اطلاعِ ثانی

عنایت علی خان

Marfat.com

○

برگر

کیا بھلے لوگ تھے وہ اگلے زمانے کے فقیر
مل گیا آٹا تو خوش ہو کے بغل میں دابا
اب یہ عالم ہے مجھے ایک بھکارن نے کہا
دس روپے دے نہ دے برگر ہی کھلا دے بابا

قلمیں

یونہی نسلِ نو سے کچھ مایوس ہیں اہلِ قلم
جبکہ میرا مشورہ اک نوجواں کو بھا گیا
یہ کہا میں نے قلم پر بھی توجہ دیجئے
اگلے ہفتے نوجواں قلمیں بڑھا کر آ گیا

عنایت علی خان

Marfat.com

○

کیسے آئے اُسے کپاس پسند
ہو جسے ریشمی لباس پسند
کوئی ایسی بہو نہیں دیکھی
جس کو آئی ہو اپنی ساس پسند
جو لگاتا نہیں اسے مکھن
اس کو کرتا نہیں ہے باس پسند
بور نکلی ہیں وہ کتب جن کے
ہم کو آئے تھے اقتباس پسند
وصل کا چانس ففٹی ففٹی ہے
یار اب کے ملا ہے ٹاس پسند
عمر بھر ہم رہے شکر خورے
عمر بھر وہ رہے کھٹاس پسند
کھو گئی ہے کہیں گرانی میں
تھی ہمیں جو مڈل کلاس پسند
میں تبسم فروش ہوں شاہد
لوگ مجھ کو نہیں اُداس پسند

سرفراز شاہد

○

در آئی ہیں جس دن سے خواتین ادب میں
حالات بہت ہو گئے سنگین ادب میں

گھر اس نے سنبھالا تو سخن اس نے سنبھالا
''نورا'' جو کچن میں ہے تو ''نورین'' ادب میں

چھ سات خواتین ہوں کنبے میں تو سمجھو
دو چار سیاست میں ہیں دو تین ادب میں

لکھ لکھ کے مضامین مرغن و مچرب
بیگم نے ملا دی ہیں پروٹین ادب میں

ناول ہو، فسانہ ہو، غزل ہو کہ مقالہ
یہ تم کو نظر آئیں گی غمگین ادب میں

سرفراز شاھد

Marfat.com

○

جب سے عینک لگی نظر والی
زہر لگنے لگی ہے گھر والی

دردِ دل کے لیے مسیحا نے
گولیاں دی ہیں دردِ سر والی

جس کے چکر میں ہیں پسر میرا
وہ پڑوسن ہے خود پسر والی

پھر کسی بُت سے لڑ گئیں نظریں
پھر خطا ہو گئی بشر والی

سرفراز شاہد

Marfat.com

الیکشن کے امیدوار کی دعا

''لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری''
جیت ہو اب کے الیکشن میں خدایا میری

میرا نعرہ ہو غریبوں کی حمایت کرنا
''خادمِ قوم'' ہوں میں، مجھ پہ عنایت کرنا

ہو مرے دم سے سیاست کے چمن کی زینت
سوٹ و نکٹائی سے ہو جیسے بدن کی زینت

میرے جلسے بڑے بھرپور کرائے جائیں
لوگ جلسوں میں کرائے پہ بلائے جائیں

اے خدا میں کروں تقریر میں جتنے وعدے
اور لیڈر کوئی کر پائے نہ اتنے وعدے

ووٹروں پر جو کروں خرچ میں رقمیں بھاری
ووٹ دینے چلی آئے مجھے پبلک ساری

میرے اللہ الیکشن میں جتانا مجھ کو
پھر کسی اچھی سی کرسی پہ بٹھانا مجھ کو

پہلے پولنگ میں جتا کر مجھے ممبر کر دے
پھر کرم کر، مجھے ممبر سے منسٹر کر دے

سرفراز شاھد

Marfat.com

○

زمانے میں وہی مقبول ''ڈپلومیٹ'' ہوتا ہے
جو منہ سے ''دِس'' کہے تو اس کا مطلب ''دیٹ'' ہوتا ہے

عوام الناس کو ایسے دبوچا ہے گرانی نے
کہ جیسے کیٹ کے نیچے میں کوئی ریٹ ہوتا ہے

فراغت ہی نہیں ملتی بڑے صاحب کو میٹنگ سے
وہ میٹنگ جس کا ایجنڈا فقط ''چٹ چیٹ'' ہوتا ہے

کرکٹر جلد بازی میں لگاتا ہے اگر چھکا
زمیں پر گیند ہوتی ہے فضا میں بیٹ ہوتا ہے

ہمیں تو سادگی کا درس دیتا ہے وہی جس کے
بدن پر بیش قیمت سوٹ سر پر ''ہیٹ'' ہوتا ہے

یہی دیکھا ہے شاہد تیسری دُنیا کے ملکوں میں
بچاری قوم پتلی اور لیڈر ''فیٹ'' ہوتا ہے

سرفراز شاھد

Marfat.com

ہما خانم

ہما خانم کھلے دل کی کھری انسان ہے یارو
بہت پتلی سہی لیکن بہت گنجان ہے یارو

دلوں کی سلطنت کی آخری سلطان ہے یارو
کہ پورا مرد بلکہ مرد کیا مردان ہے یارو

محلے بھر کے لڑکے اس کو خالہ جان کہتے ہیں
مگر ہیں چپٹ سرے جتنے وہ خالی جان کہتے ہیں

اٹک سے پار والے صرف یو قربان کہتے ہیں
ہما خانم نہیں کہتے ہیں خانم خان کہتے ہیں

کہ میڈیم خود بھی پوری گل محمد خان ہے یارو
ہما خانم کھلے دل کی کھری انسان ہے یارو

Marfat.com

وہ شب سونے سے پہلے روز اک اخبار پڑھتی ہے
نوائے وقت میں سے ''روزنِ دیوار'' پڑھتی ہے

اگر ''خبریں'' میسر ہو تو استغفار پڑھتی ہے
اگرچہ ''جنگ'' بھی اتوار کے اتوار پڑھتی ہے

پر اس کا فیورٹ اخبار ''پاکستان'' یارو
ہما خانم کھلے دل کی کھری انسان ہے یارو

یہ کھا جاتی ہے قرضے کی رقم پورے دھڑلے سے
نہیں آتی ہے قابو پھر کسی کلّے دو کلّے سے

جو بولو تو بنا دیتی ہے اسکینڈل بھی پلے سے
صحافی اس کے پاس آتے کچھ چوتھے محلے سے

کہ اس کی گفتگو خبروں کا اک طوفان ہے یارو
ہما خانم کھلے دل کی کھری انسان ہے یارو

انعام الحق جاوید

دیکھتے ہیں

جو پنڈی والے ہیں رستے میں کھل کے دیکھتے ہیں
لاہوریوں کا نہ پوچھو دبل کے دیکھتے ہیں

پشاوری اسے دیکھیں تو رل کے دیکھتے ہیں
کراچی والے کئی فٹ اچھل کے دیکھتے ہیں

بزرگ وار جو دیکھیں تو کوئی بات نہیں
ستم تو یہ ہے کہ منڈے بھی کل کے دیکھتے ہیں

تمہارے کہنے پہ بزنس بدل کے دیکھتے ہیں
چلو پھر آج پکوڑے ہی تل کے دیکھتے ہیں

اگر یہ سچ ہے کہ ہاتھوں کی میل ہے دولت
تو آؤ میل بھرے ہاتھ مل کے دیکھتے ہیں

ڈاکٹر انعام الحق جاوید

Marfat.com

○

بے زلف ہم زلف

ایک گنجا دوسرے گنجے سے فرمانے لگا
بھائی! اپنے ساتھ قدرت نے کری اچھی نہیں
ہیں تو ہم بے زلف رشتے میں مگر ہم زلف ہیں
اس قدر اک دوسرے کی ہمسری اچھی نہیں

فردوس

چوتھی شادی کی اجازت نہیں ملنے والی
اب کوئی اور ''مسرت'' نہیں ملنے والی
جتنی آسانی سے حاصل ہوئی ''فردوس'' تجھے
اتنی آسانی سے ''جنت'' نہیں ملنے والی

ڈاکٹر انعام الحق جاوید

Marfat.com

چن G

''دا،، لگنا ایں The نئیں لگناں
ٹد بن مھاڑا جی نئیں لگناں
توں مھاڑے کول ہوویں تے فر
سردیاں وچ سی نئیں لگناں

''پراں HUT''

کم کار لئی صاف جوابا ایں تُوں
افراتفری تے شور شرابا ایں تُوں
رزا کھنگ تے کُھرک دا چھابہ ایں تُوں
خورے کیہڑے دربار دا بابا ایں تُوں

تھانیدار دی تڑی

تانہہ ہون لگدائے تے ٹھانہہ ہو جانداا ے
شُوں کرن لگدائے تے شاں ہو جانداا ے
تھانے وچ بیٹھا ایں تے گل ذرا سوچ کے
چنگا بھلا شیر اتھے گاں ہو جاندا اے

ڈاکٹر انعام الحق جاوید

Marfat.com

○

انکل سام

جیہدے پچھے بُش نئیں ہوندا
اوہدے کولوں گُش نئیں ہوندا
قوم نوں داء تے لانا پیندا اے
ایویں انکل خوش نئیں ہوندا

پُرانی کار

ماراں سیلف تے اگّوں کھنگ دی رہندی اے
دیواں ریس تے ٹرنوں سنگ دی رہندی اے
گڈّی وی ہُن میری بڈّھی بن گئی اے
نِت دیہاڑی پیسے منگ دی رہندی اے

خواب

پٹولے توں پٹاکا بن گئی اے
مرے خواباں دا خاکہ بن گئی اے
مگر افسوس میرے واسطے ہُن
اوہ ممنوعہ علاقہ بن گئی اے

ڈاکٹر انعام الحق جاوید

Marfat.com

○

انگریزی دی طاقت

گٹ گٹ کردائے کِٹ کِٹ کردائے
انگریزی وچ گِٹ مِٹ کردائے
ہی ، شی کردائے اِٹ شِٹ کردائے
ہر تھاں پاوا فٹ کردائے

فوراً منسٹر

میں رونا واں نیّت نوں
تے توں جمہوریت نوں
کرنا پئے گا صاف اج
تھوڑا ہور طبیعت نوں

پڑھاکو

کنہوں علم سی شیدا چاقو نکلے گا
آخر اک دن بن کے ڈاکو نکلے گا
میں تے ایس نُوں کالج دے وچ گھلیا سی
میرا پُت وی خورے پڑھاکو نکلے گا

ڈاکٹر انعام الحق جاوید

Marfat.com

○

عرض کیتا اے

اوندائے جس دم مال اچانک
بندائے ہر فٹ بال اچانک

لوکی آکھن لگ پیندے نیں
بالے نوں اقبال اچانک

پیسہ رنگ بدل دیندا اے
پیلا ہوندائے لال اچانک

مندرہ ٹپ دیاں سارای چناں
آ جاندائے چکوال اچانک

کہہ کے بھانویں لگڑ دا اوہ
لے آوندائے "ڈ" اچانک

ڈاکٹر انعام الحق جاوید

Marfat.com

○

دفتری کارکردگی

گپّاں شپّاں لا کے تے
دو چاہواں منگوا کے تے
پندراں فون گھما کے تے
دفتر دے وچ آ کے تے
میں تے سگریٹ پیتا اے
دَس خاں تُوں کی کیتا اے

ڈاکٹر انعام الحق جاوید

Marfat.com

○

دل مرحوم کو بھولی کہانی یاد آتی ہے
خدا بخشے جوانی کو جوانی یاد آتی ہے

غلط کہتی ہے دنیا وقت سب زخموں کا مرہم ہے
حماقت جس قدر بھی ہو پُرانی یاد آتی ہے

تمہارے قاصدِ معصوم کا وہ جوتیاں کھانا
تمہارا زور اس کی سخت جانی یاد آتی ہے

خدا بخشے اسے بھی چار آنکھیں دو زبانیں تھیں
تمہارے گھر کی بوڑھی نوکرانی یاد آتی ہے

گلی میں پھینک کر ڈبہ وہ منگنی کی مٹھائی کا
تمہاری والدہ کی خوش بیانی یاد آتی ہے

ہمارا چھپ کے وہ پینا پلانا اور پھر پٹنا
وہ لسی یاد آتی ہے مدھانی یاد آتی ہے

خدا بخشے تمہیں بھی اب بڑے آرام سے ہوں میں
جو ضائع ہو گئی وہ زندگانی یاد آتی ہے

زمانہ ہو گیا گزرے ہوئے بھی اس زمانے کو
مگر اب تک جوانی انجھانی یاد آتی ہے

محمد طٰہٰ خان

Marfat.com

○

غالب اور غالبن

یوں کہا غالبن نے غالب سے
وہ نظر کیوں نظر نہیں آتی
سکڑے سکڑائے ایسے بیٹھے ہو
جیسے کچھ بات کر نہیں آتی

تم کہاں ہو کہ آج کل تم کو
کچھ تمہاری خبر نہیں آتی
بولے غالب کہ مت کرو بکواس
تم سے بوئے بشر نہیں آتی

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں
ورنہ کیا بات کر نہیں آتی
بیویوں کو سبھی کچھ آتا ہے
عادتِ در گزر نہیں آتی

سوچتا ہوں کہ وہ متاعِ ہنر
کیوں کبھی میرے گھر نہیں آتی

Marfat.com

آگے آتی تھی بن بلائے ہوئے
اب کسی بات پر نہیں آتی
غالبن نے کہا خدا کی مار
بات بھی تم کو کر نہیں آتی
مرثیہ اب لکھو جوانی کا
یہ تو بارِ دگر نہیں آتی
آپ کے عمر کے سخن ور کی
کوئی امید بر نہیں آتی
اس بڑھاپے میں عشق اُف اللہ
''شرم تم کو مگر نہیں آتی''

محمد طہٰ خان

Marfat.com

لڑی اس ٹھاٹ سے منکوحۂ کافر بیاں میری
فرشتے لکھتے لکھتے چھوڑ بھاگے داستاں میری

محلے بھر کی دیواروں پہ سر ہی سر نظر آئے
مرے بچوں نے جس دم لوٹ لی طرزِ فغاں میری

عجب کچھ لطف رکھتا ہے جو کہتے ہیں میاں بیوی
کہ شادی ہوگئی لیکن کہاں تیری کہاں میری

مسلماں ہوں مگر یہ سوچ کر مرنے سے ڈرتا ہوں
نہ جانے کس کے گھر جائے بلائے ناگہاں میری

وہی ہے اختلافِ باہمی کی انجمن اب تو
فقط شادی کے دن اس نے ملائی ہاں میں ہاں میری

بہت شائستۂ اندازِ گفتن ہے زباں اس کی
''نہیں منـ ــتاب شنیدن داستاں میری''

محمد طٰہٰ خان

○

ایک صاحب اُڑتی چڑیا کے گنا کرتے تھے پر
خط کا مضموں بھانپ لیتے تھے لفافہ دیکھ کر
ان کو قلمی دوستی کرنے کا چسکا پڑ گیا
ہوتے ہوتے اک بڑی بی سے مقدر لڑ گیا
نامہء محبوب کی تحریر تھی سہمی ہوئی
ان کو اندازِ نگارش سے غلط فہمی ہوئی
دوسرے مکتوب میں دے ڈالا شادی کا پیام
''عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصہ تمام''
کر کے شادی گھر میں لے آئے اُسے ذلت مآب
اور بڑے ارمان سے الٹا جو چہرے کا نقاب
ہائے کہہ کر لڑکھڑائے ، وائے کہہ کر گر پڑے
پیٹ کر چھاتی نئی بیگم سے یوں کہنے لگے
عازمِ ملک عدم تجھ کو جواں سمجھا تھا میں
''تیری جولاں گاہ زیرِ آسماں سمجھا تھا میں''

Marfat.com

ہائے قسمت جنوری مانگی تو جولائی ملی
حال کا طالب ہوا ماضی تمنائی ملی
مجھ کو نانی جان مرحومہ کی یاد آ جائے ہے
میں تجھے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے
جانِ عزرائیل اب نخروں کا تیرے غم کروں
یا میں تجھ پر سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کروں
کھل کے بولی وہ محبت کی پٹاری ہائے ہائے
''ختم ہے الفت کی تجھ پر پردہ داری ہائے ہائے''
کیسی کیسی دخترانِ مادرِ ایام ہیں
قبر میں ہیں پاؤں لٹکائے ، مگر گلفام ہیں
کیا ہوا مجھ پر ہے گر انیس سو چودہ کی چھاپ
''تُو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ''

محمد طٰہٰ خان

Marfat.com

○

شوہر کا ایمان خدا ہی جانتا ہے
دل کے سب ارمان خدا ہی جانتا ہے

بیگم کو تصویر ملی ہے تکیے میں
جینے کا امکان خدا ہی جانتا ہے

ہجر میں پتہ مارا پتھری ٹوٹ گئی
کب ہوگا یرقان خدا ہی جانتا ہے

جس کو دیکھو کزن اسے وہ کہتی ہے
بھائی ہے یا جان خدا ہی جانتا ہے

ساس کسی کی اغواء ہو تو ہو جائے
کون بھرے تاوان خدا ہی جانتا ہے

بیٹا کہہ بیٹھی محبوبہ کی اماں
اب اس کا نقصان خدا ہی جانتا ہے

اطہر شاہ خان جیدی

Marfat.com

○

عجب سرور شرابِ طہور میں اٹکا
اچھل کے شیخ جو آغوشِ حور میں اٹکا

اسے بتاؤ کہ مرغی بھی کھائی جاتی ہے
کہ میزبان ہے دالِ مسور میں اٹکا

"مصالحہ" پیس رہا ہوں شبِ وصال کے بعد
سب عشق وشق گھریلو امور میں اٹکا

نشے میں تھانے کو وہ میکدہ سمجھ بیٹھا
جو آسماں سے گرا تھا کھجور میں اٹکا

مرے رقیب کا وہ حال ہو جہنم میں
کہ جیسے نان کوئی ہو تنور میں اٹکا

بہن بنا لیا جیدی نے اک پڑوسن کو
کچھ اس طرح سے وہ ذہنی فتور میں اٹکا

اطہر شاہ خان جیدی

Marfat.com

○

تمہارے پھپھا وہ گنجے والے جو لے گئے تھے ادھار کنگھی
مہینہ ہونے کو آ گیا ہے نہ اس نے دِتی نہ ہم نے منگی

وہ واپڈا نے جو بلب موٹا لگا دیا ہے تمہارے در پر
تو اس کے چانن میں تجھ سے ملنے میں آ رہی ہے شدید تنگی

یہ المیہ ہے کہ اس کو ملنے میں جب کبھی لک لکا کے پہنچا
تو اس کی دادی دمے کی ماری ہمیشہ ہی اوس وقت کھنگی

تو اپنی ساری نصیحتوں کو سنبھال کر رکھ لے پاس اپنے
تو ماما لگتا ہے ایسی گل کا وہ ہم کو بھیڑی لگے کہ چنگی

ہماری قسمت ہے دو ٹکے کی کہ شہر کی سب سے ماٹھی لڑکی
وہ سارے دن میں ہمارے اگیوں سے کئی وراں مسکرا کے لنگی

خالد مسعود خان

Marfat.com

○

سحر دوپہرے سب سے چھپ کر امب پر چڑھیا کرتے تھے
منہ سج بھڑولا ہوتا تھا جب ڈینبو لڑیا کرتے تھے

وہ پنڈ کے چھپڑ کنڈے ہم کو ملنے آیا کرتی تھی
اور طیفا ، گاما ، فجا، منھا مفت میں سڑیا کرتے تھے

وہ ہر اک بات میں اگے تھی ہم ہر اک کام میں پھاڈی تھے
وہ سبق مکا کر بہہ جاتی ہم پنسل گھڑیا کرتے تھے

میری بے بے رشتہ لے کر اس کے گھر جب پہنچی تھی
وہ کالج جایا کرتی تھی ہم درس میں پڑھیا کرتے تھے

وہ ڈھگے لے کر میرے گھر کے اگیوں لنگیا کرتی تھی
ہم دل کو تھاما کرتے تھے اور جگر کو پھڑیا کرتے تھے

خالد مسعود خان

Marfat.com

○

برسوں سے

پھیری اُس نے ہم سے اکھیاں برسوں سے
بیٹھ رہی ہیں منہ پہ مکھیاں برسوں سے
پنچا چاہڑا اس کے چاروں بھائیوں نے
سیک رہے ہیں دونوں وکھیاں پرسوں سے

بھیڑا لگتا ہے

سالم ٹانگا کر کے بندہ اس کے گھر جب پہنچے
اگیوں بوہے پہ ہو تالا بھیڑا لگتا ہے
منڈے کھنڈے بے شک ہم کو چاچا تایا کہہ لیں
کُڑی کہے جب ہم کو لالہ بھیڑا لگتا ہے

خالد مسعود خان

Marfat.com

○

کئی ڈشیں وہ پکاتی ہے اپنی ماں کے لیے
بچا کے کچھ نہیں رکھتی مگر میاں کے لیے

تلاش کر کوئی اسٹاپ درمیاں کے لیے
نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے

سوار ڈیڈی کے کاندھوں پہ ہیں سبھی بچے
''یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے''

نڈھال ہو چکا بیگم کی گفتگو سن کر
''سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لیے''

غزل سنائی رقیبِ سیاہ رُو نے وہی
نسیم میں نے لکھی تھی جو جانِ جاں کے لیے

نسیم سحر

Marfat.com

○

یہ سیکرٹ بھی مجھے رازداں سے ملتا ہے
کبھی فلاں سے کبھی وہ فلاں سے ملتا ہے

میں جب بھی جانِ تمنا کو خط کوئی بھیجوں
جواب جانِ تمنا کی ماں سے ملتا ہے

میں اپنے دل کے سوا پیش کیا کروں اس کو
کہ جیب خرچ تو ابا میاں سے ملتا ہے

کہا یہ ایک پڑوسن نے میری بیگم سے
ترا میاں جو ہے میرے میاں سے ملتا ہے

رقیب سے بھی مجھے ہو گیا ہے پیار نسیم
کہ روز جا کے وہ اس بدگماں سے ملتا ہے

نسیم سحر

Marfat.com

○

کوئی بیگم کی ہو پیدا رقیبہ
بھلا اپنا کہاں ایسا نصیبہ

دُعائے عندلیبِ غم زدہ ہے
ملے اس کو بھی کوئی عندلیبہ

عرب میں نوکری کر آئے کچھ دن
مصیبت کو وہ کہتے ہیں مصیبہ

مدیحہ شاہ کا اب ہے زمانہ
کبھی دل میں رہا کرتی تھی دیبا

شفا پائے بھلا بیمار کیسے
حسینہ ہو اگر اس کی طبیبہ

کچن کی ذمہ داری اس پہ آئی
ہوئی جس شخص کی بیگم ادیبہ

نسیم سحر

○

وہ تھا چپڑاسی، مگر دیکھا تو افسر سا لگا
رشوتوں کا مال اس کو شیر مادر سا لگا

اس کا بھدا سا بدن "میک اپ" سے مرمر سا لگا
غازہ اس کثرت سے تھوپا تھا، پلستر سا لگا

قیس کس ارمان سے آیا تھا دولہا بن کے آج
ماڈرن لیلیٰ کو لیکن ایک جوکر سا لگا

کل نئی بیگم جو شاپنگ کیلئے گھر سے چلیں
شوہر بے چارہ ان کے ساتھ شوفر سا لگا

کیسی حیرت ناک ہیں واعظ کی نوسر بازیاں
مولوی کو مولوی، مسٹر کو مسٹر سا لگا

جب کہا بیگم نے بیدل پاؤں میرے دابنا
دل کچھ اتنا خوش ہوا، یہ حکم "آنر" سا لگا

بیدل جونپوری

Marfat.com

○

کہا نھو نے میں کمزور ہوں بیمار رہتا ہوں
جوانی ڈھل گئی تنہا ہی ہوں، بیمار رہتا ہوں

ارادہ ہے کسی بیوہ سے شادی میں رچا ڈالوں
کہو کیا رائے دیتے ہو بڑا لاچار رہتا ہوں

اسے میں نے کہا نھو کرو جلدی کرو شادی
وگرنہ رہتی سہتی بھی جوانی کھوئی جائے گی

یہ مت سوچو کہ بیوہ ہو، تمہیں کیوں فکر ہے اس کی
کوئی ہو کیسی ہو، آخر وہ بیوہ ہو ہی جائے گی

حکیم غلام نبی

Marfat.com

○

ہڑتال

ڈاکٹر چھٹی پہ تھے اور نرس کی ہڑتال تھی
میں تولد جب ہوا، اس روز بھی ہڑتال تھی

ہم غریبوں کو چھٹی کا دودھ یاد آنے لگا
اس مہینے میں کم از کم یہ چھٹی ہڑتال تھی

مرکزِ سینہ کا ہوتا آپریشن کس طرح
آج صوبائی نہیں تھی، مرکزی ہڑتال تھی

کل کسی فیشن زدہ کا لال رخصت ہوگیا
مامتا کا قحط تھا اور دودھ کی ہڑتال تھی

کچھ دکانیں جل گئیں، کچھ راہرو مارے گئے
اب یقین آیا ہے مجھ کو، واقعی ہڑتال تھی

یہ وطن ہڑتالیو! خوش حال ہونا چاہیے
ایک دن ہڑتال کی ہڑتال ہونا چاہیے

خالد عرفان

شاعرمشرق

اک محبّ شاعرِ مشرق سے میں نے یہ کہا
کچھ تو فرمائیں حضور اقبال کے احوال میں
بولے علامہ سے بس اتنی سی نسبت ہے مجھے
میں نے بنوالی ہے کوٹھی گلشنِ اقبال میں

چھٹی

میری محبوبیت میں آ گئی اک غیر مسلم بھی
یہ سوچا ہے کہ دے دوں اس رخِ گلنار کو چھٹی
مگر یہ مسئلہ ہے اس سے کیسے ہوں ملاقاتیں
مجھے جمعے کو ملتی ہے اُسے اتوار کو چھٹی

خالد عرفان

○

ورلڈ کپ کے بعد

مجھ سے کوئی کلام کریں ورلڈ کپ کے بعد
اچھا تو ہے سلام کریں ورلڈ کپ کے بعد

شادی ہو یا ولیمہ ہو یا کوئی عقد ہے
ان سب کے اہتمام کریں ورلڈ کپ کے بعد

جب بھی ہو کوئی بات تو بیٹنگ کی بات ہو
اس کے سوا کلام کریں ورلڈ کپ کے بعد

چپ کر کے دیکھتے رہیں ٹی وی پہ کرکٹر
بیگم کو بھی سلام کریں ورلڈ کپ کے بعد

کھانے کے وقت بھی ہو نظر رنز کی طرف
پڑھنے کا اہتمام کریں ورلڈ کپ کے بعد

خاور جو دور بھاگتے ہیں وحشیء خیال
ان کو بھی زیرِ دام کریں ورلڈ کپ کے بعد

خاور نقوی

Marfat.com

قطعات

جس دن سے میرے گھر میں وہ آئی ہے نیک بخت
اس دن سے ہیں زبان پہ تالے پڑے ہوئے
فرمائشوں کا ایک سمندر ہے اس کے پاس
مجھ کو ہیں اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے

○

چمٹ ہی گئی جا کے تالو سے خاور
ہوئی عمر انگلش چباتے چباتے
تری سرد مہری نے ثابت کیا ہے
کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

خاور نقوی

Marfat.com

○

چند ساعت چاہے کوئی آن ہونا چاہیے
اب تو تیرے وصل کا امکان ہونا چاہیے

بے کس و لاچار کے اشعار سنتا کون ہے
آج کل شاعر کو پھنّے خان ہونا چاہیے

جب اچانک نظم کہتا ہوں تو آتا ہے خیال
اِس کے نیچے بھی کوئی عنوان ہونا چاہیے

یہ بھی تو اک رُخ ہے یارو آدمی کی چال کا
بن بلائے بھی کبھی مہمان ہونا چاہیے

یہ کبھی سوچا ہے خاور شعر کہنے کے لیے
عقل ہونی چاہیے وجدان ہونا چاہیے

خاور نقوی

Marfat.com

○

بیوی کے حضور

عشق کا ناس کرو گی، مجھے معلوم نہ تھا
میرے پلے ہی پڑو گی، مجھے معلوم نہ تھا

اک مہینے میں کماتا ہوں جو تنخواہ اسے
خرچ ہفتے میں کرو گی، مجھے معلوم نہ تھا

میں نے کھائی تھی قسم، کھاؤں گا بس رزق حلال
تم بھی احمق ہی کہو گی، مجھے معلوم نہ تھا

شعر کی طرح سدا عرض کروں گا خود کو
تم سدا حکم ہی دو گی، مجھے معلوم نہ تھا

جو سناؤ گی، سنوں گا میں ہمیشہ لیکن
شعر تک تم نہ سنو گی، مجھے معلوم نہ تھا

روحی کنجاھی

○

اے پسر!

لکھ اے پسر کہ عیش جہاں ہے قبول، لکھ
پرمٹ کو، لائسنس کو، اپنا اصول لکھ

دولت کی ریل پیل سے رحمت، نہ بھول لکھ
تحصیل علم و فضل کو مد فضول لکھ

دو اشعار

عشق نے کیا کر دیا دو روز میں لڑکی کا حال
وہ تو لیلیٰ تھی جسے لیلیٰ کی ماں سمجھے تھے ہم

گزری سیاہ کاری میں یارب، تمام عمر
آدھی شباب میں کٹی، آدھی خضاب میں

رئیس امروہوی

Marfat.com

مولویوں کا شغلِ تکفیر

اک مولوی صاحب سے کہا میں نے کہ کیا آپ
کچھ حالت یورپ سے خبردار نہیں ہیں

آمادۂ اسلام ہیں لندن میں ہزاروں
ہر چند ابھی مائل اظہار نہیں ہیں

تقلید کے پھندوں سے ہوئے جاتے ہیں آزاد
وہ لوگ بھی جو داخل احرار نہیں ہیں

جو نام سے اسلام کے ہو جاتے ہیں برہم
ان میں بھی تعصب کے وہ آثار نہیں ہیں

افسوس مگر یہ ہے کہ واعظ نہیں پیدا
یا ہیں تو بقول آپ کے دیندار نہیں ہیں

شبلی نعمانی

Marfat.com

○

ضرب جب دے دیا لمبائی میں چوڑائی کا
خود نکل آیا ہے رقبہ شب تنہائی کا

پھر بہار آگئی پھر عشق کی اسپیڈ بڑھی
پھر کھجانے لگا تلوا ترے سودائی کا

صاف عارض پہ ترے میری نظر تک پھسلی
آج میں ہو گیا قائل تری چکنائی کا

بے لڑے جان دیئے جاتے ہیں اب تو ہم لوگ
ہائے کیا تاک کے بم پھینکا ہے مہنگائی کا

تیل مٹی کا سرشام ہی جب ختم ہوا
اور منہ ہوگیا کالا شب تنہائی کا

ظریف جبلپوری

○

صلہ آئینہ رو بھی صورت حجام لیتے ہیں
سر الٹے استرے سے مونڈ کر انعام لیتے ہیں

تمہیں وہ عارضہ ہو لوگ جس کو درد کہتے ہیں
تمہارا نام لیتے ہیں کلیجہ تھام لیتے ہیں

تری دکھتی ہوئی آنکھوں کا دھیان آتا ہے اے ساقی
مئے گلرنگ کا جب ہاتھ میں ہم جام لیتے ہیں

کمر معدوم ہے چلنے میں بل کھاتی ہے پھر کیا شے؟
نزاکت سے حسیں کیا چیز آخر تھام لیتے ہیں

ادھر تو دیکھئے قربان دزدیدہ نگاہوں کے
جہاں چوری ہوئی سب آپ ہی کا نام لیتے ہیں

ہر ایک عاشق کو مر جاتے ہی دیکھا ناتواں ہو کر
نہیں معلوم کیا معشوق ان سے کام لیتے ہیں

ظریف لکھنوی

Marfat.com

○

رانگ نمبر

اپنے دفتر کی میز سے میں نے
سخت مصروفیت کے عالم میں
سر اٹھا کر جب اس کے چہرے پر
سرسری سی نگاہ ڈالی تو
ایک فیشن پرست سی لڑکی
لمبے لمبے سے بال تھے اس کے
اور آنکھوں پہ کالا چشمہ تھا
سرخ ہونٹوں پہ تہہ تھی رنگوں کی
ایک عجیب و غریب صورت تھی
سنگ مرمر کی جیسے مورت تھی
اس حسینہ سے باادب ہو کر
میں نے پوچھا کہ ''آپ کی تعریف؟

Marfat.com

اس سے پہلے بھی آپ کو شاید
ویسے دیکھا تو ہے کہیں میں نے
آپ کا نام ''شاہدہ'' تو نہیں
ہنس کے بولی ''معاف کیجئے گا''
رانگ نمبر ملا رہے ہیں آپ
میں تعارف کرائے دیتا ہوں
اپنی سوسائٹی کا قائد ہوں
شاہدہ تو نہیں میں شاہد ہوں

علامہ پاکٹ مار

Marfat.com

میوزک ڈائریکٹر

کبھی سارے ، کبھی گاما ، کبھی پادھا ، کبھی نیسا
مصالحہ جان کر اس نے سدا ہر گیت کو پیسا
کبھی اس نے مِلا دیکھا جو مولی کو چقندر سے
تو لایا دور کی کوڑی یہ سرگم کی سمندر سے
بنائی جو بھی طرز اس نے وہ فن کی جان ہوتی تھی
کہ اس میں اونٹ کی گردن سے لمبی تان ہوتی تھی
نہیں تھا چور لیکن کوئی تہمت آ بھی جاتی تھی
کسی کی دُھن سے اس کی دُھن کبھی ٹکرا بھی جاتی تھی
کیے ہیں بھانجے ریکارڈنگ میں ''شاملِ باجا''
لکھایا گیت باورچی سے اس نے ''آمورے راجا''
یہ اکثر شاعروں کو بے طرح اصلاح دیتا ہے
اور اس پر اپنے سازندوں سے کھل کر داد لیتا ہے
مہورت پر سدا اس کے گلے میں ہار ہوتے ہیں
ضرورت پر اسے دو گھونٹ بھی درکار ہوتے ہیں
برہمن کو گوائیں ٹھمریاں اس نے شوالے میں
''خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں''

قتیل شفائی

Marfat.com

○

گھر کی بات

جب بھی رومانی غزل ہم نے کہی
ہو گیا بیوی سے گھر میں معرکہ
اس نے پوچھا کلموہی یہ کون ہے
''کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا''

ڈر کس کا ہے

ٹیکس پانی پہ لگایا ہے تو کیا ہم روئے؟
گیس کے نرخ بڑھاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
آپ کے ہاتھ میں ہیں ملک کے سب منصوبے
نت نئے ٹیکس لگاؤ تمہیں ڈر کس کا

ثبوتِ جرم

اے پولیس بیٹھ جا وہاں جا کر
سارا فتنہ جہاں سے اٹھتا ہے
چرس کی بُو تجھے بتا دے گی
''یہ دھواں سا کہاں سے اٹھتا ہے''

قتیل شفائی

○

قطعات

یا خدا میری تو دہائی ہے
کیسی بیوی مری بنائی ہے؟
دیکھتی ہے وہ گھور گھور مجھے
مجھ پہ بجلی یہ کیوں گرائی ہے

○

پوری کی استاد نے بیگم کی فرمائش تو بس
جھٹ دعا دی اس نے' جنت آشیانہ ہو ترا
جب کہا میں نے ملے گی حور بھی مجھ کو وہاں
سن کے وہ بولی کہ پھر دوزخ ٹھکانہ ہو ترا

قتیل شفائی

Marfat.com

من کہ منسٹر

مرغیوں پر بھی میں کرسکتا ہوں اظہار خیال
اور سانڈوں پر بھی ہوں محفل میں سرگرم مقال
ریس کے گھوڑوں پہ بھی تقریر کرسکتا ہوں میں
اکبر و اقبال کی تفسیر کر سکتا ہوں میں
ہومیو پیتھک ہو یا دندان سازی کا کمال
باغبانی ہو کہ ہو رومی و رازی کا کمال
بات پھولوں کی ہو یا قومی ترانے کا بیاں
چاٹ ہو بارہ مصالحے کی کہ ہو اردو زباں
بو علی سینا کی حکمت ، بات افلاطون کی
ایگریکلچر ہو یا شق ہو کوئی قانون کی
داغ کا دیوان ہو یا ہو وہ ایٹم بم کا راز
ماہی گیری ہو کہ ربط و ضبطِ محمود و ایاز

Marfat.com

مسئلہ تاریخ کا ہو یا ہو مبحث علم کا
فلسفہ گل قند کا ہو یا ہو قصہ فلم کا
کشتۂ فولاد ہو یا شربتِ دیدار ہو
ہے ضروری سب پہ میری رائے کا اظہار ہو
مدعا عنقا ہے اپنے عالمِ تقریر کا
شوق ہے دل میں مگر قرآن کی تفسیر کا
جتنے بھی شعبے ہیں ان سب پر ہوں میں چھایا ہوا
ہوں منسٹر مستند ہے میرا فرمایا ہوا

مجید لاہوری

Marfat.com

○

شادی

لڑکی کہاں سے لاؤں میں شادی کے واسطے
شاید کہ اس میں میرے مقدر کا دوش ہے
عذرا، نسیم، کوثر و تسنیم بھی گئیں
"اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے"

نوکر

میری بیگم سے اک دن یہ کہا اس کی سہیلی نے
امورِ خانہ داری کے لیے نوکر نہیں رکھتی؟
کہا یہ ہنس کے بیگم نے بڑی ناداں ہو، بنّو
ذرا سوچو تو ٹھنڈے دل سے کیا شوہر نہیں رکھتی

طلباء

وقارِ درسگاہی ہے نہ استادوں کی عزت ہے
کہ اب کالج میں اسٹوڈنٹ بہت بے خوف آتے ہیں
بھلا یہ فیل ہوسکتے ہیں کیسے امتحانوں میں
کتابوں کی جگہ لے کر کلاشن کوف آتے ہیں

محبوب عزمی

Marfat.com

○

شادی سے پہلے اور شادی کے بعد

جب وہ پہلے ملی تو چپ چپ تھی
اور میں تھا کہ بولے جاتا تھا
وہ دوبارہ ملی تو میں چپ تھا
اور اسے بولنے کا چسکا تھا
ہوئی شادی تو دونوں چپ چپ تھے
بولنے والا صرف ملا تھا
پھر یہ عالم کہ دونوں بولتے تھے
اور سارا محلّہ سنتا تھا

محمود سرحدی

Marfat.com

○

روزہ

اس مہینے مری طبیعت میں
ایک عجب انقلاب ہوتا ہے
میرے محبوب مسکرا کے نہ دیکھ
میرا روزہ خراب ہوتا ہے

پردہ

سنا ہے اپنے عزیزوں سے پردہ کرتے ہیں
جو غیر ہو تو کوئی شرم ہے نہ پردا ہے
سوال یہ ہے کہ اب ان سے کس طرح پوچھوں
یہ ہم کو آپ نے کب سے عزیز سمجھا ہے

نئی پود

ہمیں حیرانگی تھی اس لیے ہم پوچھ ہی بیٹھے
یہ لڑکے شیخ جی کیوں آپ پر آوازے کستے ہیں
کہا ہنس کر کہ بھائی یہ ترقی کا زمانہ ہے
میں کیا شے یہ اپنے باپ پر آوازے کستے ہیں

محمود سرحدی

Marfat.com

○

ہم اپنی قسمت بدل رہے ہیں بغیر سوچے بغیر سمجھے
ہمارے سب کام چل رہے ہیں بغیر سوچے بغیر سمجھے

طلب کے سانچوں میں ڈھل رہے ہیں بغیر سوچے بغیر سمجھے
تھے ہم تو سونا پگھل رہے ہیں بغیر سوچے بغیر سمجھے

ہم آج کے دن کی لوحِ زریں پہ کون سا حرف لکھ سکیں گے
ہم اپنے گھر سے نکل رہے ہیں بغیر سوچے بغیر سمجھے

ہمارے جذبات کا یہ آتش فشاں ہمیں ہی جلا رہا ہے
ہم اپنے اندر اُبل رہے ہیں بغیر سوچے بغیر سمجھے

بجا کہ ہم اعتراف کرتے ہیں بار بار اپنی غفلتوں کا
مگر یہ ہم خوں اگل رہے ہیں بغیر سوچے بغیر سمجھے

مشکور حسین یاد

Marfat.com

گدھوں کی مدح میں

جیسے ہی بندھی سونے کی زنجیر گدھوں سے
ہونے لگا ہر شخص بغل گیر گدھوں سے
مت پوچھئے کیا کیف کا عالم ہوا طاری
وابستہ ہوئی اپنی جو تقدیر گدھوں سے
یہ حسن عقیدت بھی تو ہے دید کے قابل
ہم لیتے ہیں ہر خواب کی تعبیر گدھوں سے
کیا ہوگیا غیرت کو، حمیت کو ہماری
ہم پوچھتے پھرتے ہیں یہ تفسیر گدھوں سے
ہو دم سے لٹکنے کی ہمیں خاص اجازت
بس چاہتے ہیں اتنی سی توقیر گدھوں سے
تیری ہی رعایا ہیں، یہ تیرے ہی نمک خوار
اتنا نہ بدک اے فلک پیر گدھوں سے

مشکور حسین یاد

Marfat.com

○

ستاسی، اٹھاسی

اکاسی، بیاسی، تراسی، چوراسی
پچاسی، چھیاسی، ستاسی، اٹھاسی

ریاضی پڑھانے کی کوشش نہ کرنا
نہ بابا یہ میری سمجھ میں نہ آسی

اگر شوق سے علم حاصل کرے گا
خدا تجھ کو بندے کا پُتر بناسی

اب اک دوسرے کو نصیحت نہ کریئے
نہ تُو میرا ماما، نہ میں تیری ماسی

زباں خامشی کی ہی کام آگئی تھی
نہ سننا پڑا تھا نہ دسنا پیا سی

Marfat.com

وزارت میں اس کو فلو ہو گیا تو
وہ سرکاری خرچے پہ امریکہ جا سی

گرانی اگر یوں ہی بڑھتی رہے گی
تو خود سوچ پھر قوم کھسماں نوں کھا سی

اگر تو گیا کوچہء دلبراں میں
تو دلبر کے ویروں سے پاسے بھنا سی

یہی سوچ کر میں بھی سونے لگی ہوں
''خراٹا'' میرا قوم کو اب جگا سی

چلو ناز مقطع ہی اب عرض کر دو
غزل سننے والوں کی ہووے خلاصی

شاهده ناز

Marfat.com

○

اک نوٹ بھی وہ لینے نہ پائے اُٹھا کے ہاتھ
دیکھی پولیس تو کھینچ لیے مسکرا کے ہاتھ
''انگڑائی بھی وہ لینے نہ پائے اُٹھا کے ہاتھ''
بھڑکی جونس تو چھوڑ دیئے سٹپٹا کے ہاتھ
چشمِ زدن میں دے کے اڑنگا پٹخ دیا
ٹاٹا وہ کر رہے ہیں ہمیں اب ہلا کے ہاتھ
سائن نکاح نامے پہ کس شوق سے کیے
اب دیتے پھر رہے ہو دہائی کٹا کے ہاتھ
یہ کیا خبر تھی ہاتھ میں ہوگی یہ ہتھکڑی
پچھتا رہے ہیں ہم تو تمہارے بٹا کے ہاتھ
پوچھا نفی کا ہم نے جو اُستاد سے سوال
سمجھا دیا جناب نے فوراً گھما کے ہاتھ
پندرہ ہزار عاصی سے اینٹھے دبا کے پاؤں
دس اور لے گئے ہیں وہ اس کا دبا کے ہاتھ

مرزا عاصی اختر

Marfat.com

○

کام کسی کا ہوتا ہے
نام کسی کا ہوتا ہے
انکل سب کے ہیں لیکن
سام کسی کا ہوتا ہے
ہاتھ لگا لیں اپنے گل
فام کسی کا ہوتا ہے
درد کسی کے سر میں ہے
Balm کسی کا ہوتا ہے
آتا ہے رس جس میں نظر
آم کسی کا ہوتا ہے
میخانے سب جاتے ہیں
جام کسی کا ہوتا ہے
صبح میرا لگتا ہے
شام کسی کا ہوتا ہے
بک جاتے ہیں ہم ارزاں
دام کسی کا ہوتا ہے

شہاب ظفر

Marfat.com

میرے تکیوں پر لکھے ہوئے اشعار

کھا نہ ہمسائی سے میری چغلیاں جانِ بہار
میں نے آنکھیں بند کر لی ہیں مگر سویا نہیں

☆☆☆

تکیے پہ شب کو پانی چھڑک کر میں سو گیا
وہ سمجھیں اُن کے ہجر میں رویا تمام رات

☆☆☆

پانچ چھ تکیوں کو پھیلا کر اُڑھا دو اک لحاف
بھاگ جاؤ بیویاں سمجھیں گی شوہر گھر میں ہے

☆☆☆

کوشش کروں ہزار نہ آئے گی مجھ کو نیند
تکیہ ہے نرم ، بیوی کا برتاؤ سخت ہے

☆☆☆

خدایا کون یہ تکیے پہ میرے لکھ گیا آ کر
ترا سر رنجِ بالیں ہے ترا تن بارِ بستر ہے

راجہ مہدی علی خان

Marfat.com

○

چار بجے

بیٹھے بٹھائے ہوگئی گھر میں مار کٹائی چار بجے
میرے بزرگوں نے مجھ کو تہذیب سکھائی چار بجے

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دعا نے کام کیا
امی اور ابا نے مل کر میرا کام تمام کیا

آج محلے بھر میں گونجی میری دہائی چار بجے
میرے بزرگوں نے مجھ کو تہذیب سکھائی چار بجے

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
کتنی خوشی سے ہم نے اپنے پٹنے کی تیاری کی

سارے گھر میں ہم نے کیسی دھوم مچائی چار بجے
میرے بزرگوں نے مجھ کو تہذیب سکھائی چار بجے

راجہ مہدی علی خان

Marfat.com

ایک چہلم

رفیقہ ذرا گرم چاول تو لانا
ذکیہ ذرا ٹھنڈا پانی تو لانا
بہت خوبصورت ، بہت نیک تھا وہ
ہزاروں جوانوں میں بس ایک تھا وہ
منگانا پلاؤ ذرا اور خالہ
بڑھانا ذرا قورمے کا پیالہ
جدھر دیکھتے ہیں اُدھر غم ہی غم ہے
کریں اس کا جتنا بھی ماتم وہ کم ہے
یہ ننھی کے زردے میں کشمش ہے تھوڑی
بہت دیر سے مانگتی ہے نگوڑی
وہ ٹکڑا جگر کا تھا آنکھوں کا تارا
ہمیں اپنی اولاد سے تھا پیارا
پڑا ہے پلاؤ میں گھی ڈالڈے کا
خدا تُو ہی حافظ ہے مرے گلے کا

دلہن سے کہو آہ اتنا نہ روئے
بچاری نہ بے کار میں جان کھوئے
اری بوٹیاں تین سالن میں تیرے
یہ چھچھڑا مقدر میں لکھا تھا میرے
بہت خوبصورت ، بہت نیک تھا وہ
ہزاروں جوانوں میں بس ایک تھا وہ

راجہ مہدی علی خان

○

حسن کی دیوی

اک حسن کی دیوی سے مجھے پیار ہوا تھا
دِل اُس پہ فدا چار بٹا چار ہوا تھا

ہر روز مسینجر پہ وہ کرتی تھی مجھے ''تا''
پابندی سے میں نیٹ پہ لاگ اِن ہوا کرتا
چیٹنگ کا مجھے بھی تھا اُسی کی طرح چسکا
گھنٹوں بنا کرتا تھا میں اُلو بلا ناغہ

کیا شوق تھا میں جس میں گرفتار ہوا تھا
اِک حسن کی دیوی سے مجھے پیار ہوا تھا

میں نے تو بتایا تھا کہ میں ہوں فرانسیسی
تصویر کسی گورے کی ای میل بھی کی تھی
اُس نے بھی جواباً مجھے تصویر جو بھیجی
لگتی تھی کسی فلمی اداکارہ کی کاپی

Marfat.com

کیا جانے مری عقل کو کیا یار ہوا تھا
اِک حسن کی دیوی سے مجھے پیار ہوا تھا

چیٹنگ کو بہت ''نک'' تھے اگرچہ سرِ ''یاہو''
طاری تھا فقط ''ناز اٹھارہ'' کا ہی جادو
یکطرفہ نہ تھی میری محبت کسی پہلو
اُس نے بھی کئی بار کہا تھا مجھے ''لو یو''

احساس کا جذبات کا اظہار ہوا تھا
اِک حسن کی دیوی سے مجھے پیار ہوا تھا

کچھ روز کٹے یونہی برا وقت جو آیا
ظالم نے مجھے باتوں ہی باتوں میں بتایا
بیٹے کے لئے مانگ چکا ہے میرا تایا
لے جائے گا منگل کو مجھے اللہ وسایا

مت پوچھ کہ کیا سن کے یہ یکبار ہوا تھا
اِک حسن کی دیوی سے مجھے پیار ہوا تھا

Marfat.com

پھر اس کا پتہ پڑھ کے میں بیدار ہوا تھا
اک حسن کی دیوی سے مجھے پیار ہوا تھا

وہ حسن کی دیوی تو پڑوسن میری نکلی
تو لڈو جو کھائے تھے وہ منگنی تھی اُسی کی
چکر مجھے دیتی رہی بلقیس کی بچی
تصویر جو بھیجی تھی، اداکارہ کی ہی تھی

میں کیسے گدھا بننے پہ تیار ہوا تھا
اِک حسن کی دیوی سے مجھے پیار ہوا تھا

وہ اب بھی اُسی ٹِنک سے مجھے کرتی ہے ہیلو
''ظفرا'' ہوں یہ میں نے بھی بتایا نہیں اس کو
موضوع سخن اللہ وسایا بھی ہے اب تو
وہ اللہ وسایا کہ مرا یار بھی تھا جو

ہنستا ہوں کہ کیا تیر تھا جو پار ہوا تھا
اِک حسن کی دیوی سے مجھے پیار ہوا تھا

نوید ظفر کیانی

Marfat.com

○

ہیکر

حسن سے بڑھ کر کوئی ہیکر نہیں

جو بھی کرنا ہے جتن سو کیجئے
پاس ورڈ دل کا کوئی رکھ لیجئے
ایک ہی جلوے سے کر لے گا یہ ہیک
پل میں فائر وال ہو جائے کریک

یوں کوئی ٹونا کوئی منتر نہیں
حسن سے بڑھ کر کوئی ہیکر نہیں

دعویٔ ترک وفا ہلچل میں ہے
اک نگاہِ ناز کے اردل میں ہے
ٹی سی پی، آئی پی کا ہر ایڈریس
اس کا مخبر بنتا جائے بے اسیس

میرے قابو میں مرا کرسر نہیں
حسن سے بڑھ کر کوئی ہیکر نہیں

دھڑکنوں کی فائلوں کو لے چلا
ڈاس کے سب سلسلوں کو لے چلا
وال پیپر پر وہی تصویر ہے
میری ہر ونڈو کی جو تقدیر ہے

کیا کروں کہ زور اب خود پر نہیں
حسن سے بڑھ کر کوئی ہیکر نہیں

وہ خیالوں سے پرے جاتا نہیں
لاگ آؤٹ مجھ سے ہو پاتا نہیں
کوئی بتلاؤ کہ اب میں ''وٹ'' کروں؟
زندگی کے سی پی یو کو شٹ کروں؟

جو نمٹ جائے یہ وہ چکر نہیں
حسن سے بڑھ کر کوئی ہیکر نہیں

نوید ظفر کیانی

Marfat.com

○

نیند پر نہ مار شبخوں یار آدھی رات کو
سن نہیں سکتا ترے اشعار آدھی رات کو
ضد ہوئی ہمسائے کو کیسی مری ملہار سے
روز ہو جاتی ہے کیوں تکرار آدھی رات کو
آپ کے اجداد کا پیشہ تو اسمگلنگ نہ تھا
آپ جاتے ہیں کہاں سرکار آدھی رات کو
کیا کہوں لیڈی ڈیانہ کیوں مرے ہر خواب میں
ڈال دیتی ہے گلے میں ہار آدھی رات کو
نو سے بارہ دیکھنے کے شوق میں اندر ہوا
مل گیا تھا ایک تھانیدار آدھی رات کو
چپ چپیتے کاٹ لیں جمعہ مبارک کس لئے
آؤ دیکھیں مل کے وی سی آر آدھی رات کو
خان صاحب دردِ دل کہنے کو جائیں تو کہاں
یاد آ جائے اگر نسوار آدھی رات کو

Marfat.com

خواب میں آخر اُسے لے آئے راہِ راست پر
پی رہے ہیں شربتِ دیدار آدھی رات کو

آج تو اپنے ہی گھر میں داخلہ دشوار ہے
بن گئی بیگم مری تاتار آدھی رات کو

پی کے نزلے کی دوا (دخترِ رز) الٹے ہوئے
بڑھ گئی تھی اک ذرا مقدار آدھی رات کو

اِس پہ سن اسٹروک کا حملہ نہ ہو چارہ گرو
چاند لگتا ہے مجھے بیمار آدھی رات کو

ہوگیا ہے فرقتِ رشوت کا ڈپریشن مجھے
جاگتا ہوں صورتِ زردار آدھی رات کو

ایک ہی مصرع کہا تھا میرے کتے نے ظفرؔ
کس قدر بھونکے گئے اشعار آدھی رات کو

نوید ظفر کیانی

Marfat.com

○

تیرے لبوں پہ کیٹس کی چرچل کی بات ہے
بہتی تھی تیری ناک ابھی کل کی بات ہے

ہم تم سے عشق بازیاں ہوتی نہیں افورڈ
یہ کارنامہ قیس سے پاگل کی بات ہے

ملنے کا وعدہ یاد دلایا جو یار کو
کہنے لگا کہ ہاں کسی منگل کی بات ہے

جائے وقوعہ یاد رہی اپنے قتل کی
سسرال نام کے کسی مقتل کی بات ہے

فیشن نہیں کہ گھونٹ لہو کے بھرا کریں
فرقت میں کوکا کولا کی بوتل کی بات ہے

نوید ظفر کیانی

○

نہ پوچھ کیسا محبت میں میرا فیٹ ہوا
سمے خوشی کا ہوا تو ہمیشہ لیٹ ہوا
ہمارا نام مٹایا ہے کس سہولت سے
تمہارا دل نہ ہوا بچے کا سلیٹ ہوا
محبتیں ہیں وہی جو ڈونر میں ڈھل جائیں
خلوص وہ ہے جو زیبائشِ پلیٹ ہوا
یہ اپنے اپنے گریڈوں کی دین ہے پیارے
کسی کی توند ہوئی اور کسی کا پیٹ ہوا
منافقت مری فطرت میں ہوگئی شامل
خدا کا شکر کہ کچھ میں بھی اپ ٹو ڈیٹ ہوا
غریب تھا تو کوئی لفٹ ہی نہ دیتا تھا
سمگلری سے بہت آدمی گریٹ ہوا
نہ ہو سکے گا کسی ٹھیکیدار سے کچھ بھی
ظفرؔ یہ خانۂ دل جب بھی ملیا میٹ ہوا

نوید ظفر کیانی

Marfat.com

میں روز کہتا ہوں حال پوچھوں گا آج اُن کا
بھڑوں کا چھتا بنا ہوا ہے مزاج اُن کا

رقیب کیوں دندناتے پھرتے ہیں بے مہارے
تمہارے کوچے میں کام اُن کا نہ کاج اُن کا

نری سلیقہ شعاریوں کا اچار ڈالیں
ہمارے دل میں تو کلبلاتا ہے داج اُن کا

وہ لوگ جن کو خدا نے ہاتھوں کا میل بخشا
تمام لیلائیں اُن کی سارا سماج اُن کا

تمہارے پیچھے نہ آئیں گے اب تمہارے عاشق
تمہارے ابے نے کر دیا ہے مساج اُن کا

خدا ہی جانے کہ کس خوشی میں گزر گئے ہیں
نہ توند اُن کی نہ قلب کا اختلاج اُن کا

وہ امن کے چیمپئن بنے ہیں تو سوچتا ہوں
سپاہی اُن کے، تفنگ اُن کی میراج اُن کا

حذر کہ آتے ہیں باس بیگم سے پٹ پٹا کے
تمہیں پہ گرنا ہے نزلۂ احتجاج اُن کا

بری ہے تاروں کو آزمانے کی شرمساری
ازل سے ٹھہری ہے بے وفائی رواج اُن کا

وہ جن کو پیرایۂ شرافت نہ راس آئے
نوید ڈنڈا ہی رہ گیا ہے علاج اُن کا

نوید ظفر کیانی

Marfat.com

○

بابو کو جب مال نہ دے
وختے میں کیوں ڈال نہ دے
ایسے کام کو آگ لگے
ایک فراغِ کال نہ دے
پیار حماقت ہے ، بچ کے
دل یہ ٹنٹا پال نہ دے
وعدہ کر کے مت آنا
ڈیٹ تو اگلے سال نہ دے
چور سمگلر او کے ہیں
رشتہء کنگال نہ دے
گشتی چاہتے ہیں مولا
سروں کو پنڈال نہ دے
بیوی ٹھیک بشرطیکہ
جنجالِ سسرال نہ دے
گنجا بالر چڑ جاتا
امپائر نو بال نہ دے

نوید ظفر کیانی

Marfat.com

○

مجھ کو مت داخل کرا اے یار جنرل وارڈ میں
اور ہو جاؤں گا میں بیمار جنرل وارڈ میں

دوست، رشتے دار، نرسیں، ڈاکٹر، اسپیشلسٹ
سب سمجھتے ہیں ذلیل و خوار جنرل وارڈ میں

لا نہیں سکتا جو خود جا کر دوا بازار سے
رہ نہیں سکتا وہ اب نادار جنرل وارڈ میں

مجھ کو مفلس جان کر ڈسچارج فوراً کر دیا
میں اگرچہ تھا ابھی بیمار جنرل وارڈ میں

حال ہو جائے گا تیرا بد سے بدتر مان لے
ہو نہ داخل جا کے برخوردار جنرل وارڈ میں

وہ پہنچ جاتی ہے عملے کے گھروں میں اے نیاز
جو دوائیں دیتی ہے سرکار جنرل وارڈ میں

نیاز سواتی

Marfat.com

○

بے ہنر لوگوں میں اظہارِ ہنر مہنگا پڑا
پتھروں کے شہر میں شیشے کا گھر مہنگا پڑا

جا بسا ہے چھوڑ کر تنہا ہمیں سسرال میں
سچ تو یہ ہے رشتہء لختِ جگر مہنگا پڑا

نیند ہم کو آ گئی جب وقت دفتر کا ہوا
رات بھر کا جاگنا وقت سحر مہنگا پڑا

ٹیکسی والے نے لیا ہم سے کرایہ ایک سو
ہم کو اپنے دوست کا شب کا ڈنر مہنگا پڑا

اس کے تحفوں پر ہی کر دیتا ہوں سب تنخواہ خرچ
پیار اس کافر ادا کا کس طرح مہنگا پڑا

خرچ اس کا بھی ہمیں برداشت کرتے ہیں نیاز
خوبصورت ہی سہی پر ہم سفر مہنگا پڑا

نیاز سواتی

○

گھر میں دل لگتا نہیں جب گھر میں گھر والی نہ ہو
گھر وہ لگتا ہے چمن ، جس کا کوئی مالی نہ ہو

جب جوانی آئے گی مونچھیں بھی نکلیں گی ضرور
یہ تو ممکن ہی نہیں ساون میں ہریالی نہ ہو

آج کل کے نوجواں کو ایسی بیگم چاہیئے
عادتیں جیسی بھی ہوں صورت مگر کالی نہ ہو

آج کل کی لڑکیوں کو ایسے شوہر چاہئیں
صاحبِ زر بھی ہوں جو ، جن کا کوئی والی نہ ہو

تب کروں گا آپ کی میں دعوتِ جلوہ قبول
تھال ہو حلوے کا میرے واسطے تھالی نہ ہو

تم بنو اور سیئر گر چاہتے ہو اے نیاز
گھر میں خوشحالی ہی خوشحالی ہو بدحالی نہ ہو

نیاز سواتی

Marfat.com

جوتا

کہا اک مولوی نے دیکھ کر جوتا مرے آگے
اگر ہو سامنے جوتا تو پھر سجدہ نہیں ہوتا
کہا ہم نے بجا ہے آپ کا ارشاد یہ لیکن
اگر پیچھے رکھیں جوتا تو پھر جوتا نہیں ہوتا

فہرست

پیش جب فہرست کی بیگم نے شاپنگ کی مجھے
میں سمجھتا تھا کہ ہوگی وہ نہایت مختصر
جب پڑھی وہ کھول کر تو اس قدر تھی مختصر
"نیل کے ساحل سے لے کرتا بخاک کاشغر"

زن گزیدہ

زن گزیدہ ایک شوہر سے یہ جب پوچھا گیا
مرقدِ زوجہ پہ تم چھڑکاؤ کیوں کرتے نہیں
وہ یہ بولا میں نہیں پانی چھڑکتا اس لیے
ڈر رہا ہوں اہلیہ پھر سے نہ اُگ آئے کہیں

نیاز سواتی

Marfat.com

شادی سے پہلے اور شادی کے بعد

شادی نہ ہوئی تھی تو بہت اس پہ فدا تھا
اب بچوں کی ماں کے لیے جلاد ہے شوہر
ہو سامنے محبوبہ تو ریشم کی طرح نرم
بیگم ہو مقابل میں تو فولاد ہے شوہر

کثیر العیال بیوہ کی بددعا

مر گیا ہے چھوڑ کر تُو ایک درجن نونہال
کیسے بیوہ ان یتیموں کی نگہبانی کرے
جس طرح جلتی ہوں میں تو بھی یوں ہی جلتا رہے
آسماں تیری لحد پر ''آتش آفشانی'' کرے

نیاز سواتی

Marfat.com

○

چند قطعات

مرے گھر پانچ بچے ہو گئے ہیں تین سالوں میں
محبت کی یہی ہے ابتدا تو انتہا کیا ہے
میرا ہمسایہ لے آیا ہے اپنے گھر کلر ٹی وی
میری بیوی نے پوچھا ہے بتا تیری رضا کیا ہے

○

کھانے کی میز گھر میں سیاست کی میز ہے
چمچے ہی سب کے ہاتھ میں چلتے ہیں رات دن
بیوی میاں میں جنگ چھڑی اقتدار کی
بچوں کے جوڑ توڑ میں کٹتے ہیں رات دن

○

سخت مشکل ہے میں تیرے ساتھ جا سکتا نہیں
تیرا ڈیڈی مل گیا تو جاں ہوا ہو جائے گی
اب تجھے میں اپنے گھر میں لے کے جاؤں کس طرح
مجھ کو ڈر یہ ہے مری ممی خفا ہو جائے گی

مجذوب چشتی

Marfat.com

○

اپنا تو بن

دو بجے تھے رات کے ہر سمت تھا گہرا سکوت
اور میں فرما رہا تھا شوق سے مشقِ سخن
جاگ اُٹھی بیگم اچانک اور یہ کہنے لگی
''تُو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن''

سیاست

کھانے کی میز گھر میں سیاست کی میز ہے
چمچے ہی سب کے ہاتھ میں چلتے ہیں رات دن
بیوی میاں میں جنگ چھڑی اقتدار کی
بچوں کے جوڑ توڑ میں کٹتے ہیں رات دن

انتہا

مرے گھر پانچ بچے ہو گئے ہیں تین سالوں میں
محبت کی یہی ہے ابتداء تو انتہا کیا ہے
میرا ہمسایہ لے آیا ہے اپنے گھر کلر ٹی وی
میری بیوی نے پوچھا ہے بتا تیری رضا کیا ہے

مجذوب چشتی

Marfat.com

○

ناخلف اولاد

خدا محفوظ رکھے ناخلف اولاد سے سب کو
دعا مانگو کہ بیوی بھی کہیں مشکل نہ بن جائے
مرمت میں نے کرنی چھوڑ دی ہے اپنی بیوی کی
''کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہِ کامل نہ بن جائے''

صدام

کہوں کیا اچھے کاموں کی بدولت
محلے بھر میں وہ بدنام ٹھہرا
وہ گھر کو بھی محاذِ جنگ سمجھے
مرا بیٹا بھی اب صدام ٹھہرا

عیش کیش

عیش کرنے کے لیے تو کیش ہونا چاہیے
جیب خالی ہے محبت کا یقیں آتا نہیں
کیا کروں دل کے پلازے میں بہت کچھ ہے مگر
اس میں شاپنگ کے لیے کوئی حسیں آتا نہیں

مجذوب چشتی

Marfat.com

میں شکار ہوں کسی اور کا مجھے مارتا کوئی اور ہے
مجھے جس نے بکری بنا دیا وہ تو بھیڑیا کوئی اور ہے

کئی سردیاں بھی گزر گئیں میں تو اس کے کام نہ آسکا
میں لحاف ہوں کسی اور کا مجھے اوڑھتا کوئی اور ہے

مجھے چکروں میں پھنسا دیا مجھے عشق نے تو رلا دیا
میں تو مانگ تھی کسی اور کی مجھے مانگتا کوئی اور ہے

میں ٹنگا رہا تھا منڈیر پر کہ کبھی تو آئے گا صحن میں
میں تھا منتظر کسی اور کا مجھے گھورتا کوئی اور ہے

سر بزم مجھ کو اٹھا دیا مجھے مار مار لٹا دیا
مجھے مارتا کوئی اور ہے ولے ہانپتا کوئی اور ہے

مجھے اپنی بیوی پہ فخر ہے مجھے اپنے سالے پہ ناز ہے
نہیں دوش دونوں کا اس میں کچھ مجھے ڈانٹتا کوئی اور ہے

ضیاء الحق قاسمی

○

میری نظروں میں کوئی جچتا نہ تھا
''آپ سے پہلے کوئی اپنا نہ تھا''
چل دیئے مجھ کو تڑپتا چھوڑ کر
آدمی تھا میں کوئی مرغا نہ تھا
کیوں مری سرال پیچھے پڑ گئی
وہ تو خود بھاگی تھی ، یہ اغواء نہ تھا
کھوٹے سکوں کی یہاں پر مانگ تھی
اور مرا سکہ کوئی کھوٹا نہ تھا
مجھ کو ہر چہرہ نظر آیا ڈبل
باوجود اس کے کہ میں بھینگا نہ تھا
ہر کوئی ننگا تھا اس حمام میں
میں کوئی تنہا یہاں ننگا نہ تھا
سر منڈاتے ہی پڑے اولے ضیاء
اور کوئی اخروٹ سے چھوٹا نہ تھا

ضیاء الحق قاسمی

Marfat.com

○

"بڑی دیر کی مہرباں آتے آتے"
سواری نہیں تھی تو ہم کو بلاتے

اگر آ پہنچے یہاں وقت پر تم
دل اپنا تمہیں بھون کر ہم کھلاتے

انہیں جب بلایا تو انکار آیا
وہ ہم کو بلاتے تو ہم بھی نہ جاتے

اگر ہم بھی چالاک ہوتے تو لوگو
نہ اس طرح وہ ہم کو اُلو بناتے

جو معلوم ہوگا کہ ناکام ہوں گے
محبت کے چکر میں کیوں سر کھپاتے

اگر میں تمہاری محبت میں مرتا
تو تم بھی مگر مچھ کے آنسو بہاتے

بھلا اور کیا کرتے ہم بن کے قاضی
رقیبوں وقیبوں کو کوڑے لگاتے

کوئی تیل ہوتا مؤثر تو ہم بھی
چمکتی ہوئی ٹانٹ پر بال اُگاتے

نہ ہوتے جو محبوب کے ہاتھ پیلے
ضیاء پھر ہتھیلی پہ سرسوں جماتے

ضیاء الحق قاسمی

Marfat.com

○

قوم کا لیڈر

حج ادا کرنے گیا تھا قوم کا لیڈر کوئی
سنگباری کے لیے شیطان پر جانا پڑا
ایک کنکر پھینکنے پر یہ صدا آئی اُسے
تم تو اپنے آدمی تھے تم کو آخر کیا ہوا

مدت ہوئی ہے یار کو

کس طرح اس سے جان چھڑاؤں میں کیا کروں
مجھ کو ہے یہ خیال ہراساں کیے ہوئے
جانے کا نام ہی نہیں لیتا وہ نیک بخت
"مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے"

ضیاء الحق قاسمی

نمکین اشعار

سُنا ہے جیل خانے سے نکل بھاگا ہے اک ڈاکو
''جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں''

''میں زہرِ ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند''
اس جرم میں عرصے سے حوالات میں ہوں بند

ضیاء الحق قاسمی

Marfat.com

مشکل کا حل

اک کالے کبڑے مرد کو گوری نے ماری لات
کیا جانے اس غریب نے کیا کر دیا سوال
کبڑے کو اس کی لات مگر کار گر ہوئی
سیدھی ہوئی کمر تو کیا شکر ذوالجلال
اُس کے لبوں پہ آ گیا یہ شعر حسبِ حال
''اقبال تیرے عشق نے سب بل دیئے نکال
مدت سے آرزو تھی کہ سیدھا کرے کوئی''

بلبل کاشمیری

بس گئے انگلینڈ میں جو لوگ گھر جائیں گے کیا؟
جو یہاں سے جا چکے ہیں وہ نہ پھر آئیں گے کیا؟

مغربی تہذیب کے حمام میں ننگے ہیں سب
باندھ کر لنگوٹ شرما جی نہ شرمائیں گے کیا؟

شیخِ مشرق پر زکوٰۃِ حسنِ مغرب ہے حلال
آپ کیوں کہتے ہیں لندن میں رہیں، کھائیں گے کیا؟

جو مبلغ ہوں کسی کافر ادا بت پر فدا
وہ خدا کے دین کی تبلیغ فرمائیں گے کیا؟

کل تو صلواتیں سنیں ناصح نے سن کر پی گئے
آج جا کر میکدے میں جوتیاں کھائیں گے کیا؟

سوکھ کر کانٹا ہوا بلبل تو اس گل نے کہا
بس کریں گے یا ابھی عشق اور فرمائیں گے کیا؟

بلبل کاشمیری

کتے

گھر کی رکھوالی کی ہم میں استطاعت ہی نہیں
ہم نے اخراجات اپنے کر لیے ہیں کم سے کم
اپنے ہمسایوں کے کتے بھونکتے ہیں رات بھر
اپنے گھر میں بھونک لیتے ہیں سبھی مل جل کے ہم

سسرال

ہمیشہ ساس سسر کے اثر میں رہتا ہے
عجیب شخص ہے بیوی کے گھر میں رہتا ہے
جو دیکھتے ہیں تو لگتا ہے ایک پچھوا سا
میں کیسے جانوں کہ اک چشمِ تر میں رہتا ہے

عطاء الحق کاظمی

Marfat.com

○

ڈاکٹر صاحب

ڈاکٹر صاحب مجھے پہچانیے میں کون ہوں
آپ کی خدمت سے پہلے ایک تھا اب پون ہوں
ہائے وہ شامت کا دن جب چھینک آئی تھی مجھے
اور شفا خانے کی جانب کھینچ لائی تھی مجھے
آپ نے اس چھینک کو چھینکا بنا کر رکھ دیا
اپنا آلہ میرے سینے پر جما کر رکھ دیا
دل کی دھڑکن سن کے یوں مغموم و افسردہ تھے آپ
جیسے سن بیٹھے ہوں عزرائیل کے قدموں کی چاپ
پھر ہمارے بازوؤں میں روز انجکشن کی دھار
ٹیبلٹ اک دن میں چھ اور کیپسول اک دن میں چار
سب دوائیں آپ کے اسٹور سے لیتے تھے ہم
آپ کی آرام دہ چمکیلی موٹر کی قسم
یوں نہ کرتے تو دوائیں ہم کو دیتا اور کون
نسخہ فہمی کے لیے کرتا پھر اتنا غور کون

Marfat.com

جس نے دیکھا آپ کا نسخہ وہ یوں گویا ہوا
''نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا''
کیوں نہ چمکے اس طرح دو طرفہ دھندا آپ کا
گردنِ بیمار میں فٹ ہے جو پھندا آپ کا
اس طرح مہنگی دواؤں کا اُکھاڑا ہائے ہائے
اس پہ پرہیزی غذاؤں نے پچھاڑا ہائے ہائے
الغرض یوں ہی مہینوں ہم دوا کرتے رہے
اور بقدرِ ظرف گھر والے ہوا کھاتے رہے
مرغ مچھلی دودھ مکھن کینو کیلا اور سیب
ان کی یورش پر دہائی دے رہی تھی اپنی جیب
صورتِ حالات یوں ہم پر ستم ڈھاتی رہی
ہم سزا کھاتے رہے ہم کو غذا کھاتی رہی
آخر اک دن تنگ آ کر چھوڑ بیٹھے ہم علاج
رفتہ رفتہ نارمل ہونے لگا اپنا مزاج
آپ نے تو کر ہی ڈالا تھا مجھے خوار و زبوں
آپ کے بارے میں آگے اور کیا کچھ میں کہوں

فدائی

○

نثری نظم

دیکھئے نا پختہ ذہنوں کی جسارت دیکھئے
میرؔ و غالبؔ کی سخن دانی سخن گوئی کے بعد
سن کے نثری نظم کچھ ایسا لگا بعدِ غزل
جیسے کھچڑی پیش کر دے کوئی بریانی کے بعد

اداکاری

جا رہے ہو محفلِ شعر و سخن میں سوچ لو
جس کی شدت سے ضرورت ہے وہ تیاری بھی ہے
صرف گانے سے غزل پہ داد مل سکتی نہیں
کچھ نہ کچھ اسٹیج پر لازم اداکاری بھی ہے

راغب مرادآبادی

○

شیخ کو یہ اُلجھن ہے زیادہ
دُنیا میں انجن ہے زیادہ

عشق میں جب سے ہوئی ملاوٹ
آگ ہے کم ایندھن ہے زیادہ

نئے تمدن کی جیونتا
سالن کم برتن ہے زیادہ

اللہ اللہ اُس کی زلفیں
عورت کم ناگن ہے زیادہ

جلسے دھرنے ریزولیوشن
دل ساکت دھڑکن ہے زیادہ

سلمٰی اپنی شرماں ماری
گوری کچھ پرُ فن ہے زیادہ

سید ضمیر جعفری

Marfat.com

○

میری بیوی قبر میں لیٹی ہے جس ہنگام سے
وہ بھی ہے آرام سے اور میں بھی ہوں آرام سے

کس طرح گزران ہوگی اب سُپر اقوام کی
مانگتی ہیں دام بھی وہ بندۂ بے دام سے

گھوڑے نکلے اونٹ نکلے موٹریں نکلیں مگر
ایک بھی عالم نہ نکلا عالمِ اسلام سے

جیسے سچ کچھ بھی نہیں جیسے خدا کوئی نہیں
کس قدر امیدیں وابستہ ہیں ''انکل سام'' سے

جانے کیا پیوندِ آدم سے یہ اب پیدا کریں
آم اور امرود پیدا کر لیا بادام سے

سید ضمیر جعفری

○

کھڑے تھے ایک برخوردار کل نزدیک ریگل کے
میں یہ سمجھا کوئی سرسید و اقبال ہیں کل کے

کہا میں نے تمہارا نام ، بولے سرفراز اختر
کہا کالج میں پڑھتے ہو، تو فرمانے لگے یس سر

کہا میں نے کہ آئندہ بھی پڑھنے کا ارادہ ہے
تو فرمایا کہ جو کچھ پڑھ لیا وہ بھی زیادہ ہے

نہ میں پیچھے کو ہٹتا ہوں ، نہ میں آگے کو بڑھتا ہوں
فقط دس سال سے بس ایک ہی درجہ میں پڑھتا ہوں

مری صورت ہے نورانی ، مری فطرت ہے رومانی
میں پروانہ صبیحہ کا ، صبیحہ میری پروانی

دلاور فگار

Marfat.com

○

دین آدھا رہ گیا ، ایمان آدھا رہ گیا
پھر تعجب کیا جو پاکستان آدھا رہ گیا

وہ سمجھتا تھا کہ یہ بھی اشرف المخلوق ہے
آدمی کو دیکھ کر شیطان آدھا رہ گیا

ناپ کر دیکھا تو قد میں کچھ درازی آ گئی
تول کر دیکھا تو ہر انسان آدھا رہ گیا

سعیِ حالی سے ہوئی غالب کی دُگنی منزلت
ہاں مگر مرحوم کا دیوان آدھا رہ گیا

چور صاحب آپ کو تکلیف تو ہو گی مگر
یہ بھی لیتے جائیں جو سامان آدھا رہ گیا

دلاور فگار

Marfat.com

○

دل اُسے دیکھ کے حیران بھی ہو سکتا ہے
جرم ایسا ہے کہ چالان بھی ہو سکتا ہے

قہقہہ مارنا اچھا نہیں اس توند کے ساتھ
اس طرح آپ کا نقصان بھی ہو سکتا ہے

کیا ضروری ہے کہ وہ غم میں لہو ہی تھوکے
اُس کے منہ میں تو کوئی پان بھی ہو سکتا ہے

ہم پہ تلوار چلانے کی ضرورت کیا ہے
آلۂ قتل تو دیوان بھی ہو سکتا ہے

ترے انکار سے دل ہی نہیں ٹوٹے گا مرا
اس سے بہرہ تو مرا کان بھی ہو سکتا ہے

Marfat.com

مر بھی سکتا ہے کسی وقت یہ بش کا بچہ
جوتیاں کھا کے مسلمان بھی ہو سکتا ہے

دیکھ کر مجھ کو بہت ناک چڑھاتا ہے کوئی
یہ نئے عشق کا امکان بھی ہو سکتا ہے

اس حسینہ کو ہے شاپنگ کا بہت شوق عزیز
عشق میں جیب کا نقصان بھی ہو سکتا ہے

عزیر احمد

Marfat.com

○

کہیں تم چیک پہ تھوڑا سا لکھا تبدیل کر لیتے
تو شاید ہم بھی اپنا "پارٹا" تبدیل کر لیتے

بیماری کے بہانے پر ابھی یورپ کو ہو آتے
منسٹر ہوتے تو آب و ہوا تبدیل کر لیتے

کسی لیڈر کی طرح جھوٹ ہم کہتے تو پھر شاید
مکاں اپنا وہی رکھتے پتہ تبدیل کر لیتے

تمہارے بھائیوں کی فوج گر معلوم ہوتی تو
بہت پہلے ہم اپنا فیصلہ تبدیل کر لیتے

ہمیں اخبار اتنے چٹ پٹے معلوم نہ ہوتے
اگر اخبار نہ ہر واقعہ تبدیل کر لیتے

خاوری

Marfat.com

○

شاعری سب کو مری بھائی بہت
مار کھا کے داد ہے پائی بہت

اُس کے چہرے پر نظر رُکتی نہیں
اُس کے چہرے پر ہے چکنائی بہت

ہم نے ہر افسر کو راضی کر لیا
ایک رشوت اپنے کام آئی بہت

کر دیا چپ خوفِ بیگم نے ہمیں
"تھی کبھی ہم میں بھی گویائی بہت"

شعر تو استاد اچھا ہے مگر
ایک مصرع کی ہے لمبائی بہت

خاوری

Marfat.com

○

ہوگا

کہا ہم چین کو جائیں
کہا تم چین کو جاؤ
کہا جاپان کا ڈر ہے
کہا جاپان تو ہوگا

کہا کابل چلے جائیں
کہا کابل چلے جاؤ
کہا افغان کا ڈر ہے
کہا افغان تو ہوگا

کہا ہم اونٹ پر بیٹھیں
کہا تم اونٹ پر بیٹھو
کہا کوہان کا ڈر ہے
کہا کوہان تو ہوگا

ھری چند اختر

○

اُجڑے سے سرکار دکھائی دیتے ہیں
راوی کے ''وچ کار'' دکھائی دیتے ہیں

محبوبہ پھر غصے میں پھنکاری ہے
جوتوں کے آثار دکھائی دیتے ہیں

بھینگی آنکھیں، کالی صورت، ترچھی ناک
قاتل کے اوزار دکھائی دیتے ہیں

ہم تو جب بھی بازاروں میں جاتے ہیں
میک اپ کے انبار دکھائی دیتے ہیں

بھنگی ، چرسی ، ہیروئن کے دلدادہ
آپ کے رشتہ دار دکھائی دیتے ہیں

جب سے مکا بیگم کا لہرایا ہے
دو کے مجھ کو چار دکھائی دیتے ہیں

شکیل عادل

Marfat.com

○

تمہارے جمپروں پر، ساڑھیوں پر اور غراروں پر
لٹے جاتے ہیں دل والے کئی، سلمہ ستاروں پر
الیکشن اب بھلا کیسے لڑیں گے ہم رقیبوں سے
کمائی تو اُڑا ڈالی ہے ساری اشتہاروں پر
پھسل کر رہ گئے ہیں ناگہاں کیلے کے چھلکے سے
کمندیں ڈالنے گھر سے چلے تھے چاند تاروں پر
بُرا انگریز کو کہتا ہوں پٹتا ہوں کلرکوں سے
گدھے سے گر کے غصہ آ ہی جاتا ہے کمہاروں پر
بڑے ہی کروفر سے پیٹھ پر کچھوے کی بیٹھے ہیں
یونہی ہم رینگتے پہنچیں گے آخر کہساروں پر
مٹھائی بانٹ دی ہے دشمنوں میں اُس نے شادی کی
مگر ٹرخا دیا ہے ہم غریبوں کو چھوہاروں پر
ہے سر ٹیڈی بوائے کا تو سینڈل اک حسینہ کی
نظارہ ہم نے دیکھا ہے یہ اکثر رہگزاروں پر
یہی ارشد ہمارے نوجوانوں کی کہانی ہے
جئے دولت کی خاطر اور مرے فلمی ستاروں پر

ارشد میر

Marfat.com

○

ظفر کے مقابل کھڑا تھا جو گابا
مولانا نے دب دب کے اس کو ہے دابا

سوا چھ سو پرچہ حریفوں نے پایا
مگر پینتی سو تک ہمارا تھا بابا

گابے کی جانب تو ادنیٰ بشر تھے
ہماری طرف تھا رئیس و نوابا

یہی حشر ہوتا ہے اس کا بزرگو
چلے چال دُنیا میں جو بے محابا

اُستاد امام دین گجراتی

Marfat.com

ڈرائی کلین

اے مری پتلون کیسے ہو یقیں
تُو ہے اک پتلون پاجامہ نہیں
تو حقیقت میں ڈرائی ہو گئی
مثل انڈے کے فرائی ہو گئی
سلوٹیں ایسی کہ کشمش کی مثال
آہ یہ دھبے دھلائی کا کمال
تو مری ہو کر بھی اب میری نہیں
ورنہ اتنی مختصر ہوتی نہیں
ہے کہیں اس شہر میں ایسی مشین
مجھ کو جو کر دے ڈرائی اور کلین

اطہر راز

Marfat.com

○

رائٹ اِن اُردو

تمہیں آتا ہے کیا دیکھوں یو سم تھنگ رائٹ اِن اُردو
بتا دوں گا میں دم بھر میں تمہاری ہائٹ اِن اُردو
جو خط جولی کو لکھا ہے بہت مشکل ہے انگریزی
لِسن ٹو می ڈیئر قاصد، تھرو سَم لائٹ اِن اُردو
شبِ مہجور کا قصہ لکھو اُردو میں اے بھائی
مناسب ہے نہیں لکھنا ڈیزرٹڈ نائٹ اِن اُردو
تمہیں غصہ جو آتا ہے تو انگریزی میں لڑتے ہو
یہ ایڈوائس ہے اِن فیوچر کہ بیٹر فائٹ اِن اُردو
لفافہ دیکھ کر وہ بھانپ لیتی ہے متن اس کا
نہیں آتی ہے انگریزی تمہیں تو رائٹ اِن اُردو
ولیمہ ہے کہ شادی ہے سمجھ لیتا ہوں میں اتنا
بھلا ہوگا ترا شاہیں پلیز انوائٹ اِن اُردو

افتخار اجمل شاہین

○

دل تنگ ہے دلدار کرایہ کے مکاں میں
جی عاجز و لاچار کرایہ کے مکاں میں
بیوی بھی ہے بیزار کرایہ کے مکاں میں
ٹی وی بھی ہے بیکار کرایہ کے مکاں میں
سو قسم کے آزار کرایہ کے مکاں میں
جس چیز پہ ہر شخص کو کھوکھے کا گماں ہو
جو مالک مرحوم کی آہوں کا دُھواں ہو
دن کو بھی جہاں شب کی سیاہی کا سماں ہو
وہ میرا مکاں میرا مکاں میرا مکاں ہے
رہتا ہوں میں بیمار کرایہ کے مکاں میں
مدت سے ہوں سرکار کرایہ کے مکاں میں
فرشوں پہ مرے گردِ مہ و سال جمی ہے
دیواروں پہ پھیلی ہوئی اشکوں کی نمی ہے
دستک کسی آندھی کی دریچوں میں تھمی ہے
اس جھگی کی قسمت میں اُجالے کی کمی ہے
تقدیر ہوئی خوار کرایہ کے مکاں میں
مدت سے ہوں سرکار کرایہ کے مکاں میں

شکیل عادل

Marfat.com

چھوٹا سا کچن ہے کوئی حمام نہیں ہے
چھت نصف ہے اور نصف کا کچھ کام نہیں ہے
کمروں کے نشانات تو ہیں نام نہیں ہے
گوشے میں قفس کے مجھے آرام نہیں ہے
ہوں برسر پیکار کرایہ کے مکاں میں
مدت سے ہوں سرکار کرایہ کے مکاں میں

اقبال بخت

Marfat.com

○

کچھ عرض کر دیا ہے ، کچھ عرض پھر کروں گا
کیا عرض پھر کروں گا ، یہ عرض پھر کروں گا
ملا نے کیا کہا تھا ، ملا نے کیا کیا تھا
ملا کرے گا کیا کیا ، یہ عرض پھر کروں گا
بیٹھا ہے اک کمیشن کھانے کو پھر کمیشن
کب تک رہے گا بیٹھا ، یہ عرض پھر کروں گا
لڑکی کلاس کی تھی ، لڑکا کلاسیکل تھا
اب کس کلاس کا تھا ، یہ عرض پھر کروں گا
بے وزن سب تھے شاعر ، رقعے مگر تھے وزنی
رقعوں کا وزن کیا تھا ، یہ عرض پھر کروں گا
لڑکی نے بھی قبولا ، لڑکے نے بھی قبولا
دونوں نے کیا قبولا ، یہ عرض پھر کروں گا
ٹوٹا تھا گھر میں کیا کیا یہ عرض پھر کروں گا
پھر گھر میں کیا ہوا تھا ، یہ عرض پھر کروں گا

امیر الاسلام ہاشمی

○

اُس کی دہلیز پہ جب بھی کوئی مہمان چڑھا
چائے پانی کا کسی اور پہ تاوان چڑھا

شہرِ دل پر مرے، اس شعلہ صفت کی یورش
جیسے اگنی لیے لنکا پہ ہنومان چڑھا

غیر کے ساتھ وہ جب جاتا ہے پکنک کے لیے
مجھ سے کہتا ہے گدھا گاڑی پہ سامان چڑھا

نوگزے پیر نے کل خواب میں مجھ سے یہ کہا
آ مری قبر پہ کمخواب کے دو تھان چڑھا

انور بریلوی

Marfat.com

○

مرے ایمان پر گہری نظر ہے
شریف انسان پر گہری نظر ہے
نگاہیں کس طرح تم سے ملاؤں
تمہارے کان پر گہری نظر ہے
نزاکت آ گئی میرے بدن میں
''نزاکت جان'' پر گہری نظر ہے
زبانی یاد ہیں اوقات اس کے
ترے دربان پر گہری نظر ہے
کہاں ہے کون سی ڈش جانتا ہوں
کہ دسترخوان پر گہری نظر ہے
غزل کی آ گئی شامت کہ ان کی
مرے دیوان پر گہری نظر ہے
ہے دل میں چور شائد ان کے شانہ
مرے سامان پر گہری نظر ہے

اقبال شانہ

Marfat.com

○

نہ خوفِ برق نہ خوفِ شرر لگے ہے ہمیں
ادب کے ایڈیٹ لوگوں سے ڈر لگے ہے ہمیں

اب آدھی رات کو مرغا کرے ہے ککڑوکوں
نظامِ دہر ہی زیر و زبر لگے ہے ہمیں

اُٹھایا جس نے بھی جوتا بڑھایا سر ہم نے
قصور وار بس اپنا ہی سر لگے ہے ہمیں

بہار ، بمبئی ، پنجاب ، یو پی و بہار
ہر اک علاقہ ہی خالہ کا گھر لگے ہے ہمیں

کبھی جلن ہے ، کبھی ٹیس ہے کبھی دھڑکن
تمہارا دل بھی کرایے کا گھر لگے ہے ہمیں

بازغ بہاری

○

جبکہ تخریب سے انجان ہوا کرتے تھے
تب تو ہم لوگ بھی انسان ہوا کرتے تھے

ہم نے پولیس بہت بعد میں جوائن کی ہے
پہلے ہم صاحبِ ایمان ہوا کرتے تھے

جب بھی لُٹتی تھی کوئی کپڑے کی ہٹی یارو
اپنے تھانے میں کئی تھان ہوا کرتے تھے

پہلے تو شعر کا کہنا ہی بڑا مشکل تھا
پہلے شعروں کے بھی اوزان ہوا کرتے تھے

باقر وسیم قاضی

Marfat.com

جب فدائے چہرۂ گُلنار ہو جائیں گے ہم
اس کے دروازے پہ چوکیدار ہو جائیں گے ہم

اس گرانی کی تپش محسوس ہو گی جون تک
جب بجٹ آیا تو ٹھنڈے ٹھار ہو جائیں گے ہم

روڈ پر ہم پُلس والے ہیں رکاوٹ کی طرح
مل گیا کچھ مال تو ہموار ہو جائیں گے

پھر مہینہ ختم ہو جانے کو ہے رمضان کا
پھر اسیرِ حقہ و نسوار ہو جائیں گے ہم

اپنی کشتی کیس کی منجدھار میں ہے اب تلک
ٹک مکا جب کر لیا تو پار ہو جائیں گے ہم

تجھ سے اپنی چشم تر کا آبیانہ جب ملا
تیرے دل کے پنڈ میں نمبردار ہو جائیں گے ہم

گر نہ چھوڑا جھوٹ کہنا ہم نے تو پھر دیکھنا
رفتہ رفتہ شام کے اخبار ہو جائیں گے ہم

کوئی فن بھی جب ہمارے کام نہ آیا وسیم
پی ٹی وی پر پھر ہدایت کار ہو جائیں گے ہم

باقر وسیم قاضی

Marfat.com

○

ایک شاعر نے غزل بھیجی سی اخبار میں
تا کہ شہرت ہو ادب کے معتبر بازار میں

کچھ دنوں تو اس کو چھپنے کا رہا اک انتظار
پہنچا آخر مالک اخبار کے دربار میں

ہو کے برہم جاتے ہی شکوہ ایڈیٹر سے کیا
یہ تو بتلائیں کمی کیا تھی مرے اشعار میں

آپ کو یہ کیا خبر، تھا مجھ کو کتنا اضطراب
نیند ہفتوں تک نہ آئی دیدۂ بیدار میں

جھٹ ایڈیٹر نے کہا میں چھاپتا کیسے غزل
وہ بلندی ہی نہ تھی جو چاہیئے افکار میں

شعر کوئی خانۂ دل میں اُترتا ہی نہیں
نامناسب سی کمی ہے کاوشِ فنکار میں

Marfat.com

جس کو کہتا ہے زمانہ غیر معیاری کلام
چھپ نہیں سکتا کبھی ہرگز مرے اخبار میں

سن کے اس ریمارک کو مغموم شاعر نے کہا
میر و غالب بھی نہیں کچھ آپ کے دربار میں

کلیاتِ میر سے لکھ کر غزل لایا تھا میں
آہ وہ بھی چھپ نہ پائی آپ کے اخبار میں

پاپولر میرٹھی

Marfat.com

○

ہے حصولِ زر کی خاطر مارا ماری آج کل
ہو رہی ہے ہر طرف ڈالر شماری آج کل

مکر، دھوکہ، جھوٹ سے ہے سب کی یاری آج کل
منہ چھپائے پھرتی ہے ایمانداری آج کل

مرد کے کاندھوں پہ ہے اک بوجھ بھاری آج کل
صنف نازک کرتی ہے ان پر سواری آج کل

ہے جوانوں کی نشانی ہلا گلا شور و شر
ہے بڑھاپے کی علامت بردباری آج کل

صبح دم یہ ناشتے کی چیز تھی پہلے کبھی
رات کے کھانے میں ہوتی ہے نہاری آج کل

دودھ کی نہریں بہا دیں لائے تارے توڑ کر
واقعی اہلِ سیاست ہیں مداری آج کل

دیکھئے آزادیءِ نسواں کا یہ انجام ہے
شوہر و بیوی میں ہے بے اعتباری آج کل

زر پرستی نے ڈبوئی عزتِ سادات بھی
دیتے ہیں صدقہ شریفوں کو بھکاری آج کل

اس کا ڈنکہ بج رہا ہے اے ثمینہ ہر طرف
نر سے ہر میدان میں آگے ہے ناری آج کل

ثمینہ نعیم

Marfat.com

○

پہلے پہلے عشق کا یہ تجربہ مہنگا پڑا
یار کے دھوکے میں اُس کے بھائی سے پالا پڑا

بن گئیں پہلے تو پانچوں اُنگلیاں رخسار پر
بعد اس کے کلکلا کر ناک پر گھونسا پڑا

رات میں سورج سا چمکا آنکھیں خیرہ ہو گئیں
عشق تھا جس سر میں اس پر آکے اک ڈنڈا پڑا

ایک عشقِ ناتواں اتنے محافظ حُسن کے
لات ماری اُس نے جس کا ہاتھ کچھ چھوٹا پڑا

قتل ہی کر ڈالتا تیشے سے مجھ کو مار کے
وہ تو یوں کہیے کہ اس کا ہاتھ کچھ اوچھا پڑا

ثمینہ نعیم

○

جو پوچھا راہیوں نے، کیا اُٹھا کر، جیب میں رکھ لی
اُٹھائی جو اٹھنی ، وہ دکھا کر ، جیب میں رکھ لی

ہوا جب عقد تو بانٹی مرے سالے نے شیرینی
مگر اس میں سے تھوڑی سی بچا کر، جیب میں رکھ لی

نمازیں بھی ادا ہوتی رہیں ان کی، مگر جب سے
ملی رشوت تو حاکم نے چھپا کر، جیب میں رکھ لی

عجب شاعر کی عادت ہے، کہ جب بیڑی جلانے کو
کسی سے مانگی ماچس تو جلا کر، جیب میں رکھ لی

سرِ محفل کچھ اس انداز سے ہونے لگی ہوٹنگ
کہ جوہر نے غزل آدھی سنا کر، جیب میں رکھ لی

جوھر سیوانی

○

کرتے رہیں وہ لاکھ جفا نو پرابلم
میری بھی سن ہی لے گا خدا نو پرابلم

دیکھے گی آج تجھ کو پلٹ کر وہ نازنیں
تو کھانس کر تو دیکھ ذرا نو پرابلم

رشوت کا مال آئے گا مجھ تک بدستِ خاص
پی اے ہے ہوشیار مرا نو پرابلم

آئیں جو وہ تو کھائیں نہ ٹھوکر شبِ وصال
چوکھٹ پہ رکھ دیا ہے دیا نو پرابلم

پوچھا جو میں نے ''از ڈیئر اینی پرابلم؟''
کہنے لگیں بہ ناز و ادا نو پرابلم

حکیم راغب مراد آبادی

Marfat.com

○

پچھ کلام آپ کا سیدھا نہ غزل سیدھی ہے
بات ہی کوئی نہ سیدھی ہے نہ ''گل'' سیدھی ہے

منطبق اس پہ یہی ایک مثل سیدھی ہے
اونٹ رے اونٹ تری کون سی کل سیدھی ہے

حکیم غلام نبی حکیم

Marfat.com

○

پھول دکھلا کے مجھے خار تھمانے والے
کتنے چالاک ہیں داماد بنانے والے
ہو نہ جائے کہیں بیٹے کے برابر شوہر
ہر جنم دن پہ غلط عمر بتانے والے
مرا محبوب بھی کنجوس ہے بنیوں کی طرح
گلگلے بھیجے مگر کوٹ کے کھانے والے
میں کسی روز چُرا کر تجھے لے جاؤں گا
اے مری رات کی نیندوں کو چُرانے والے
ناچنے لگتے ہیں بندر کی طرح نیتا جی
ڈگڈگی جب بھی بجاتے ہیں بجانے والے
اس کے حمام میں صابن ہیں کئی قسموں کے
فارغ البال نہ ہو جائیں نہانے والے
حضرت شیخ کو بوڑھا نہ سمجھ لینا نثار
دانت ہاتھی کے الگ ہوتے ہیں کھانے کے لیے

خان غازی پوری

Marfat.com

○

کالا تل نسواری آنکھیں
ہیں مشکوک تمہاری آنکھیں

صبر کی رشوت مانگ رہی ہیں
ساجن کی پٹواری آنکھیں

جب بھی شاپنگ کرنے نکلو
فٹ کر لو بازاری آنکھیں

لرز گیا تن میرا اس نے
ایسے جوڑ کے ماری آنکھیں

پاس مرے آ بچ کے بچا کے
دیکھتی ہیں سرکاری آنکھیں

جی میں ہے چھپ جاؤں ان میں
ہائے تری الماری آنکھیں

نذیر جالندھری

○

بڑھی جا رہی ہے گرانی بزرگو
کرو اس پہ کچھ نظر ثانی بزرگو

جو مردوں میں مردانگی ہی نہ ہو گی
حکومت کرے گی زنانی بزرگو

گناہوں کی گٹھڑی جو سر پر نہ ہوتی
کمر یوں نہ بنتی کمانی بزرگو

مرے واسطے کوئی لڑکی تو ڈھونڈو
ارے او مرے خاندانی بزرگو

ڈاکٹر اسامہ منیر

Marfat.com

○

جس خاتون کے دل میں شک کا اڈہ ہوتا ہے
اس کا شوہر سے روزانہ پھڈا ہوتا ہے

اتنا سوچو سچ کی راہ پہ چلنے سے پہلے
اس کے تو ہر ایک قدم پہ کھڈا ہوتا ہے

ایسی نسلِ نو سے کچھ امیدیں تم مت رکھنا
جس کی اک چیچی کا ناخن وڈا ہوتا ہے

اس کی مرغی چوری کرنا کتنا مشکل ہے
اس کم بخت نے کتا باہر چھڈا ہوتا ہے

اس کا ابا رشتہ دینے سے انکاری ہے
پھر بھی اس نے کھڑکی سے منہ کڈا ہوتا ہے

ڈاکٹر اسامہ منیر

Marfat.com

○

اس کا ابا ہی پہلوان تھا اچھا خاصا
ورنہ شادی کا تو امکان تھا اچھا خاصا

اس کی اماں سے پریشان نہ تھا میں ہی فقط
میرا ابا بھی پریشان تھا اچھا خاصا

شیخ صاحب نے مسائل میں جکڑ رکھا ہے
ورنہ اسلام تو آسان تھا اچھا خاصا

حسن کو اس کے نظر لگتی تو کیسے لگتی
اس کے اک گال پہ مکران تھا اچھا خاصا

اس کے بچے نہیں تھکتے مجھے ماموں کہتے
جس کی جانب مرا رجحان تھا اچھا خاصا

ڈاکٹر اسامہ منیر

Marfat.com

○

وہ جھانسا دے کے غائب ہے سرِ بازار می رقصم
بھروسہ کر کے دھوکہ باز پر بے کار می رقصم

سناتا ہوں میں ہر محفل میں اکلوتی غزل اپنی
نہیں ملتی اگر کچھ داد تو سو بار می رقصم

کیا کرتے تھے آ وور ٹیک جاوا پر حسینوں کو
ہوئی آٹو کی وہ ٹکر کہ آخر کار می رقصم

وہ رکشے پر گزرتی ہے میں پیدل ٹاپ لیتا ہوں
خیالوں میں پکڑ کر دامنِ دلدار می رقصم

نشہ اُترا تو بتلایا مجھے لوگوں نے آ آ کر
بہت اچھلم بہت کودم برہنہ وار می رقصم

جہاں بجتی ہے شہنائی جلیل اکثر یہ دیکھا ہے
ادھر پتلون می رقصم ادھر شلوار میں رقصم

رشید عبدالسمیع جلیل

○

دوستی

جو مس بینا کے گھر سے دیدۂ بینا اُٹھا لایا
وہی تو ہے جو دھنیا کہہ کے پودینہ اُٹھا لایا
نبھائی دوستی ایسی کہ آخر اپنے ساتھی کو
چڑھایا چھت پہ اور پھر نیچے سے زینہ اُٹھا لایا

شامیانہ چاہیے

آج کے مردوں کو تو بس اک بہانہ چاہیے
عورتوں پر ہی ہر اک گُر آزمانا چاہیے
چار دیواری کی قائل ایک لڑکی نے کہا
اب مجھے چادر نہیں اک شامیانہ چاہیے

شاھینہ خان

○

دل کتنا دیوانہ ہے
چار قدم پر تھانہ ہے
پھر بھی ظالم کہتا ہے
بلو کے گھر جانا ہے

○

صبح سریلی ہو جائے گی
شام نشیلی ہو جائے گی
ریما جب شادی کر لے گی
فوراً نیلی ہو جائے گی

عبداللہ یزدانی

○

دشمنی ہے بر سرِ پیکار رہنا چاہیے
صلح پر بھی ساتھ ہی تیار رہنا چاہیے

اپنی صحت کا بھی بیگم صاحبہ کوئی علاج
آپ کو تو مستقل بیمار رہنا چاہیے

برتری بھی آپ کی ثابت ہو اور فیشن بھی ہے
دیگر اہلِ خانہ سے بیزار رہنا چاہیے

سر بسر گھر پر تسلط بھی رہے قائم یونہی
اور، چل دینے پہ بھی اصرار رہنا چاہیے

آپ ہی کی ہے سہولت، اس قدر پرہیز کیوں
ساتھ کوئی حاشیہ بردار رہنا چاہیے

خوب ہے لاہور بھی، اور خوب تر دیپال پور
گھر میں بھی دو چار دن سرکار رہنا چاہیے

اپنی سی کوشش ہمیں بھی چاہیے کرتے رہیں
آپ کی جانب سے بھی انکار رہنا چاہیے

دیکھنا گھر میں لڑائی ہی نہ ہو جائے ظفر
شاعری کے وار سے ہشیار رہنا چاہیے

ظفر اقبال

Marfat.com

○

افسوس دال بھات ہے خوراک ان دنوں
ملتا نہیں گلی میں کوئی ''کاک'' ان دنوں
کرتے نہیں وہ در پہ مرے ''ناک'' ان دنوں
کیا کر دیا کسی نے انہیں ''لاک'' ان دنوں
کیا ''وولٹیج'' برق نظر کا گرا دیا
لگتا نہیں ہے دل کو مرے ''شاک'' ان دنوں
اس جنس کا تو کوئی خریدار ہی نہیں
اس دل میں چاہتوں کا ہے ''اسٹاک'' ان دنوں
داڑھی پہ شیخ جی نے چلایا ہے اُسترا
کیا چل رہی ہے ان کی کہیں ''ٹاک'' ان دنوں
روز اک نئی شبیہ سے پڑتا ہے واسطہ
دل ہے ''بلیک بورڈ'' نظر ''چاک'' ان دنوں
کیسے بڑھائیں ان سے بھلا رسم و راہ ہم
در دل کے اس نے کر دیئے ہیں ''لاک'' ان دنوں
ناصف ہیں دسترس میں عطارد ، زحل ، قمر
کرتا ہوں روز جا کے وہاں ''واک'' ان دنوں

عبدالحکیم ناصف

Marfat.com

○

لکھا راجہ رسالو نے یہ اک دن سالباہن کو
کہ کجلی بن کے مچھر خون پی کر بن گئے ہاتھی
نہ دریا ہے نہ کشتی ہے
بجائے کوئی کیسے بین اور کھائے تو کیا کھائے
ذرا دیکھو یہ طوطا ہے کہ پنڈت جی کی بیلی ہے
کہ کھرپا چھوڑ کر بھاگا ہے کالے خاں کا گھسیارہ
پڑی ہے تھاپ طبلے پر اُٹھا کر پھینک دو اس کو
یہی کیلے کا چھلکا ہے

چراغ حسن حسرت

Marfat.com

○

باقی سب خیریت ہے

بچوں نے کچھ پتھر مارے ، باقی سب خیریت ہے
ٹوٹ گئے ہیں شیشے سارے، باقی سب خیریت ہے

پھپھا کچھ دن سے ہیں زخمی ، تایا، چاچا جیل میں ہیں
دادا پچھلے ماہ سدھارے ، باقی سب خیریت ہے

مہنگائی ہے، بدامنی ہے، رشوت بھی ہے زوروں پر
چیخ رہے ہیں لوگ بچارے، باقی سب خیریت ہے

بستی بستی دلکش بنگلے ، بنگلوں میں ہے سج دھج بھی
صرف ہوئے "مرحوم" ادارے باقی سب خیریت ہے

پچھلے مہینے تہواروں پر اتنے اخراجات ہوئے
نو دس دن فاقوں میں گزارے، باقی سب خیریت ہے

ممتاز راشد

Marfat.com

محبت کرنے والوں کے لئے ارشد ملک کے خوبصورت شعری مجموعے

اردو کی کلاسیکی
شاعری
کا منفرد انتخاب

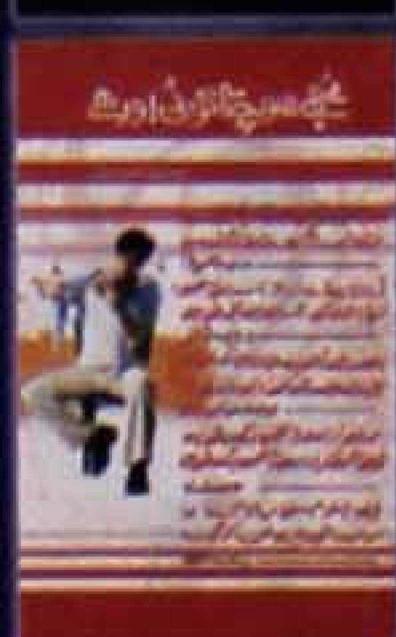

ISBN 969-530-128-2
9789695301289
©Designer-Dot.Com

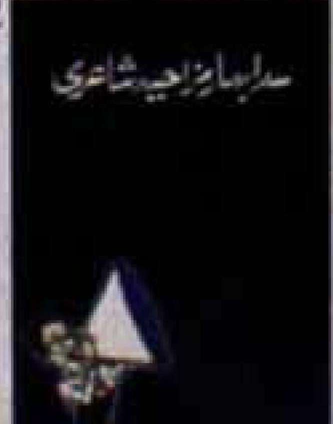

Marfat.com